نظام بیت المال

مرتبہ

شیخ عبدالحمید عاجز بی اے

ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ

قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

(آل عمران)

تم نیکی کا اعلیٰ مقام ہرگز نہیں پا سکتے جب تک ان چیزوں کو خرچ نہ کرو۔ جن سے تم محبت رکھتے ہو

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے۔ وہ ضرور اسے پائیگا۔ جو مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا۔ جو بجا لانی چاہئے۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم = و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

عرائضِ جمال

جملہ احبابِ جماعت اور خصوصاً عہدہ دارانِ مال کی اطلاع و راہنمائی کے لئے یہ رسالہ شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ تمام دوستوں پر یہ امر واضح ہو سکے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے قیمتی ارشادات کی روشنی میں اُن پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے جو مالی قربانی کی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اُس کی کیا اہمیت ہے اور اس دور میں جو عظیم الشان کام خدا تعالےٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے سپرد ہوا ہے۔ اس کو صحیح رنگ میں سر انجام دینے کے لئے ہمیں کس قدر جدوجہد۔ کوشش اور قربانی کرنے کی ضرورت ہے۔

مادیت کے اس خطرناک زمانہ میں جبکہ اس تمام طاقتیں اسلام

کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ اور یہ پورے سازوسامان کے ساتھ خدا تعالےٰ کے نام کو مٹانے کے درپے ہیں۔ تو اسلام کی مدافعت اور اس کی سربلندی کے لئے جہاں جماعت کو زندگی کے دیگر تمام شعبوں میں قربانی اور خدمت کرنے والے مخلصین کی ضرورت ہے وہاں مالی قربانی یعنی اِنفاق فی سبیل اللہ کی ضرورت اور غیر معمولی اہمیت بھی ظاہر و عیاں ہے۔ کیونکہ سلسلہ اسباب و علل کے ماتحت ہر کام کو چلانے کے لئے روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے موجودہ زمانہ کے تقاضوں اور ضروریات کے پیشِ نظر مالی خدمت کو دین کا اگر نصف حصہ قرار دیا جائے تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔

مجھے یقین ہے کہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے جملہ احباب اور عہدیداران اس رسالہ کو بغور پڑھیں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر صدقِ دل سے لبیک کہتے ہوئے مالی قربانیوں کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں گے۔ اور اس بات کا عملی طور پر ثبوت دیں گے کہ وہ اپنے بیعت کے مقدس عہد کو فی الحقیقت پورا کرکے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے تمام دوستوں کو صحیح رنگ میں قربانی کرنے اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماکر اپنے

فضل اور رضا کی راہوں پر چلنے کی سعادت بخشے۔ آمین ؕ

خاکسار:۔

شیخ عبدالحمید عاجزؔ

اپریل سنہ ۱۹۶۴ء

ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

نظام بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن اور مالی امداد کی دعوت!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فتح اسلام میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کا مقصد مندرجہ ذیل الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ

آپ چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے
روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ
جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔
سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق
کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی
کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق
اور اشاعتِ اسلام کو منقسم کر دیا۔"

اِس الٰہی کارخانہ کی مختلف شاخوں کا ذکر کرنے کے بعد مالی
اِمداد کی دعوت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

اَے ملک ہند کیا تجھ میں کوئی ایسا باہمت امیر
نہیں۔ کہ اگر اور نہیں تو فقط اِسی شاخ کے اخراجات
کا متحمل ہو سکے۔ اگر پانچ مومن ذی مقدرت اِس
وقت کو پہچان لیں تو اِن پانچ شاخوں کا اہتمام اپنے
اپنے ذمہ لے سکتے ہیں۔ اَے خداوند خدا تو آپ
اِن دلوں کو جگا۔ اِسلام پر ابھی ایسی مفلسی طاری
نہیں ہوئی۔ تنگدل ہے۔ ایسی تنگدستی نہیں۔ اور
وہ لوگ جو کامل استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ بھی
اس طور پر اس کارخانہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ جو اپنی اپنی
طاقت مالی کے موافق ماہواری اِمداد کے طور پر عہد

پختہ کے ساتھ کچھ کچھ رقوم مدد اس کارخانہ کی کیا
کریں کسل اور سرد مہری اور بدظنی سے کبھی دین
کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ بدظنی ویران کرنے والی گمر دل
کی اور تفرقہ میں ڈالنے والی دلوں کی ہے۔ دیکھو
جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کی
اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔
جیسے ایک مال دار نے دین کی راہ میں اپنا
پیارا مال حاضر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر
نے اپنی مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل
پیش کر دی۔ اور ایسا ہی کئے گئے۔ جب تک
کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے فتح کا وقت آگیا۔
مسلمان بننا آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا سہل
نہیں۔ سو اے لوگو! اگر تم میں وہ راستی کی روح
ہے جو مومنوں کو دی جاتی ہے تو اس میری دعوت
کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے
کی فکر کرو کہ خدا تعالےٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا
ہے۔ کہ تم اس پیغام کو سن کر کیا جواب دیتے
ہو۔"

(فتح اسلام صفحہ ۵۱ ۔ ۵۲)

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے چندہ کی تحریک

آگے چل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اپنے خدام کے متعلق فرماتے ہیں :-

" اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالےٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے۔ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ اور اپنی زندگی اپنا آرام۔ اپنا مال اِس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں جو کچھ کہوں۔ تم اِسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے۔ اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معیّن طور پر اپنی زبان سے تم پر فرض نہیں کر سکتا۔ تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں ....

.... لیکن یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے اور سب پر لازم ہے کہ اس پُرخطر اور پُرفتنہ زمانہ میں کہ جو ایمان کے ایک نازک رشتہ کو جو خدا اور اس کے بندے میں ہونا چاہیئے۔ بڑے زور و شور کے ساتھ جھٹکے دے کر ہلا رہا ہے۔ اپنے اپنے

حُسنِ خاتمہ کی فکر کریں۔ اور وُہ اعمالِ صالحہ جن پر
نجات کا انحصار ہے۔ اپنے پیارے مالوں کے
فِدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں
لگانے سے حاصِل کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے
اس غیر متبدل اور مستحکم قانون سے ڈریں۔ جو وُہ
اپنے کلامِ عزیز میں فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا
الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی تم حقیقی نیکی
کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے۔ بجز اس
کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وُہ مال اور وہ چیزیں
خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔"

(فتحِ اسلام ص۵۷ و ص۵۸)

یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔

پھر کشتی نوح کے صفحہ ۶۴ پر فرمایا:۔
" ہر ایک شخص جو اپنے تئیں
بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے
اِس کے لئے اَب وقت ہے کہ
اپنے مال سے بھی اِس سلسلہ کی خدمت کرے جو
شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وُہ سلسلہ
کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے
اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وُہ

ایک روپیہ ماہوار ادا کرے ...... ہر ایک
بیعت کنندہ کو بقدرِ وسعت مدد دینی چاہیئے.
تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بلا ناغہ ماہ
بماہ اِن کی مدد پہنچتی رہے۔ گو تھوڑی مدد ہو۔ تو وہ
اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار
کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے
ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا
ہے. عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض
کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو
غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے
کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور
ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے
اور اس راہ میں وہ روپیہ لگا دے اور بہرحال
صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام
پاوے. کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار
ہے. جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔"

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنیکی فضیلت

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اشتہار
تبلیغِ رسالت (جلد دہم ص ۵۳-۵۵)

میں فرماتے ہیں :۔

"دُنیا جائے گذشتنی گذاشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجالانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہوں اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کریگا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی پس چاہیئے کہ خداتعالےٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمتگذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں

وُہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے اُمتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا تعالےٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔

مال خود بخود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ملتا ہے

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالےٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے

بعض حصّہ مال کا چھوڑتا ہے۔ وُہ ضرور اُسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبّت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصّہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ میں کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالےٰ اور اس کے فرستادہ پر کوئی احسان کرتے ہو۔ بلکہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو۔ تو وہ ایک اور قوم پیدا کر دے گا۔ کہ اُس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبّر کرو۔ اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرّہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو

خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔"

ماہواری چندہ کے متعلق تاکیدی ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:۔

"آئے دن صدہا آدمی بیعت کر کے چلے جاتے ہیں۔ لیکن دریافت کرنے پر بہت ہی کم تعداد ایسے اشخاص کی ہے۔ جو متواتر ماہ بماہ چندہ دیتے ہیں۔ جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے مطابق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا۔ اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ؟ ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے۔ تو اپنی قدرت کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے۔ تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اتنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے۔

دنیا میں آج تک کونسا سلسلہ ہوا ہے یا ہے جو خواہ وہ دنیوی حیثیت سے ہے یا دینی۔ بغیر مال چل

سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے دُنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالمِ اسباب ہے۔ اسباب سے ہی چلایا ہے۔ پھر کس قدر بخیل و ممسک وہ شخص ہے جو اپنے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنیٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ اہلِ دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکری کی طرح نثار کرتے تھے۔ مالوں کا تو کیا ذکر؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمر رضؓ نے اپنی بساط اور شرح کیمطابق اور حضرت عثمانؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کیمطابق۔ علیٰ ہذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہؓ نے اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دینِ الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے۔ مگر مدد و امداد کے موقع پر اپنی جیبوں کو دبا کر بیٹھے رہتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دُنیا سے رکھنے والا کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے۔ اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں

ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء، اللہ جل شانہٗ کی راہ میں خرچ نہ کرو تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے.....

.... پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے۔ تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ مالوں کے بشرطِ استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔"

(الحکم ۱۰ ر جولائی ۱۹۰۳ء)

تین ماہ تک چندہ نہ دینے والوں کے متعلق انذار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم ص۴۹ میں فرماتے ہیں:-

"یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر

یک مرید ہیں۔ جو اعانت اور نصرت میں مشغول
ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کو دھوکہ
دینا چاہتے ہیں۔ سو ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اس
نئے انتظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی
خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی
کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے۔
مگر چاہیئے کہ اس میں لاف وگزاف نہ ہو۔ جیسا کہ
پہلے بعض سے ظہور میں آیا کہ اپنی زبان پر وہ قائم نہ
رہ سکے۔ سو انہوں نے خدا کا گناہ کیا جو عہد کو
توڑا۔ اب چاہیئے کہ ہر ایک شخص سوچ سمجھ کر اس
قدر ماہواری چندہ کا اقرار کرے جس کو وہ دے سکتا
ہے گو ایک پیسہ ماہواری ہو۔ مگر خدا کے ساتھ فضول
گوئی اور دروغگوئی کا برتاؤ نہ کرے۔ ہر ایک شخص
جو مرید ہے اس کو چاہیئے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری
مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو۔ اور خواہ ایک
دھیلہ۔ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ
جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے
سکتا ہے وہ منافق ہے۔ اب اس کے بعد وہ سلسلہ
میں نہیں رہ سکے گا۔ اس اشتہار کے شائع ہونے

سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لئے قبول کرتا ہے۔ اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصاری داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز داخل نہیں رہے گا۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔"

بُخل اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے

اسی طرح اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم ۱۹۰۳ء میں فرمایا:-

" مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دُور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دُور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ مَیں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ اسکے

نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔

مامورین اور مرسلین کے کام کی تکمیل اُن کے خلفاء اور متبعین کے ذریعہ ہوا کرتی ہے!

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ "میرے نزدیک اگر ہماری جماعت اس اہمیت کو سمجھ لیتی کہ اسلام کیا ہے اور احمدیت کی غرض کیا ہے تو پھر ضروری تھا کہ ایک ایک بات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلی یا آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے منہ سے نکلی اس کو وہی عظمت دیتی جس کی وہ مستحق ہے۔ بہت سے افراد ایسے ہیں جو ہمارے خطبات اور لیکچروں اور تقریروں کو مزے لے لے کر سنتے اور پڑھتے ہیں۔ وہ بھی ہیں۔ جو ان سے متاثر بھی ہو جاتے ہیں اور وہ بھی ہیں جو تعریفیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر عمل کرنے

کے وقت ان سے ایسے گذر جاتے ہیں جیسے ہندو سردی کے موسم میں نہاتے وقت گردی سے پانی پیچھے گرا دیتے ہیں اور خود آگے نکل جاتے ہیں مگر ایسی بات کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے جب تک لوگ ہماری باتیں نہ سمجھیں اور ان پر عمل نہ کریں اس وقت تک ان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو تعلیم لائے وہ اپنے ماننے والوں کے عمل کرنے کے لیے لائے اور جن لوگوں نے آپ کو قبول کیا۔ انہوں نے اقرار کیا کہ ہم آپ کی تعلیم پر عمل کریں گے۔ پھر خلفاء کی احمدیہ جماعت نے اس لئے بیعت کی کہ وہ جو کہیں گے اس پر عمل کریں گے۔۔

۔۔۔۔۔

مگر یہ اصلاح میرے خطبات اور تقریروں سے نہیں ہو سکتی کیونکہ ہر کان وہ تقریریں نہیں سن سکتا اور ہر شخص اس وقت نہیں سن سکتا جب اس کا کان قبول کرنے کے لئے تیار ہو بلکہ یہ اسی طرح ہو سکتی ہے کہ جماعت کا ہر فرد میرے ساتھ تعاون کرے ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں۔ ہر تقریر جو میں کرتا ہوں اور ہر تحریر جو میں لکھتا ہوں اسے ہر احمدی اس طرح سے

نہ سمجھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے ان باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے اور اُن میں جو عمل کرنے کے لئے ہیں اُن کا عملی امتحان اس کے ذمہ ہے ؟

مالی قربانیوں کی تکمیل بھی خلفاء کے ذریعہ ہوتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر فرمایا تھا :-

"ہم ہمیشہ اپنی جماعت کے افراد سے یہ مطالبہ کیا کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یہ مطالبہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کے لئے اپنی جانوں اور مالوں کو وقف کر دو۔ لیکن ہر زمانہ میں یہ معیار بدلتا چلا گیا ہے۔ پہلے دن جب لوگوں نے اس آواز کو سُنا تو وہ آگے آئے اور انہوں نے کہا۔ ہماری جان اور ہمارا مال حاضر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے جواب کو سُنا اور فرمایا۔ تم نمازیں پڑھا کرو۔ روزے رکھا کرو۔ اسلام اور احمدیت کو پھیلایا کرو۔ اور اپنے مالوں میں سے کچھ نہ کچھ دین کی خدمت کے لئے دیا کرو۔ چاہے وہ پیسہ ہی سے دھیلہ

بھی کیوں نہ ہو۔ لوگوں نے یہ سُنا تو اُن کے دلوں
میں حیرت پیدا ہوئی۔ کہ کام تو بہت معمولی تھا۔ پھر یہ
کیوں کہا گیا تھا کہ آؤ۔ اپنی جانیں اور اموال قربان کردو۔
کچھ وقت گذرا تو لوگوں کو پھر آواز دی گئی کہ جان اور
مال کی قربانی کا وقت آگیا ہے۔ لوگ یہ اپنی جانیں
اور اموال لے کر حاضر ہوئے تو اُنہیں کہا گیا کہ تم روپیہ
میں سے ایک پیسہ چندہ دے دیا کرو۔ اس پر کچھ مدت
گذری تو مرکز کی طرف سے پھر آواز بلند ہوئی کہ آؤ
اپنی جانیں اور اپنے اموال دین کی خدمت کے
لئے وقف کردو۔ لوگ پھر آگے بڑھے تو اُنہیں کہا
گیا کہ آئندہ پیسہ کی بجائے دو پیسہ روپیہ چندہ دیا
کرو۔ یہ حالت اسی طرح بڑھتی چلی گئی۔ دو پیسے سے یہ
آواز شروع ہوئی تھی۔ پھر پیسہ پر آگئی۔ پھر دو پیسہ پر
پہنچی۔ پھر کہا گیا اب دو پیسہ کا ہی سوال نہیں تین پیسے
دیا کرو۔ تین پیسے دیتے رہے تو کہا گیا۔ اب چار
پیسے دیا کرو۔ پھر وقت آیا تو کہا گیا کہ اپنی جائیدادوں
اور اپنی آمدنیوں کی وصیت کردو۔ اور اس وصیت
میں بھی کم از کم دسویں حصہ کا سوال ہے۔ پھر کہا گیا کہ
دسواں حصہ بہت کم ہے تمہیں تو اس سے زیادہ دینے کی

کوشش کرنی چاہیئے اور جن کو خدا تعالیٰ نے توفیق عطا
فرمائے وہ اس سے بھی بڑھ کر قربانی کریں۔ وہ لوگ
جن کو خدا تعالیٰ نے سمجھنے والا دل اور غور کرنے
والا دماغ دیا ہے۔ وہ تو جانتے ہیں کہ ہم کو قدم بقدم
مقصد کے قریب کیا جا رہا ہے جس کے بغیر قومیں کبھی زندہ
نہیں رہ سکتیں۔ لیکن بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے
ہیں کہ یہ **قربانی** اور ایثار کے الفاظ جو متواتر استعمال
کئے جاتے ہیں حقیقت سے بالکل خالی ہیں۔ قربانی
اور ایثار کے ان کے لحاظ سے صرف اتنے معنی ہیں کہ
روپیہ میں آنہ دے دیا یا آنہ نہ دیا تو ڈیڑھ آنہ دیدیا
اور وقت کی قربانی کے لحاظ سے اس کے صرف
اتنے معنی ہیں کہ چوبیس گھنٹہ میں گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ
دیدیا اور ان کی نظروں سے یہ بات بالکل اوجھل ہو
جاتی ہے کہ کسی دن ہمیں اپنی جان اور اپنا مال قربان
کرنے کے لئے آگے بڑھنا پڑے گا . . . . بہت
ممکن ہے کہ آخری سبب . . . . . حقیقی اور سچی آواز
خدا تعالیٰ کے نمائندہ کے منہ سے نکلے اور خدا تعالیٰ
کی طرف سے یہ فیصلہ ہو جائے کہ وہ آواز جو آج
سے ۲۰ - ۲۰ سال پہلے بلند کی جاتی تھی۔ اس کا

حقیقی ظہور ہو۔ تو اس غفلت کی بنا پر جو مرور زمانہ کی وجہ سے تم پر طاری ہو چکی ہو تم میں سے بہت سے لوگ یہ ماں کرنے لگ جائیں گے کہ اب بھی جان اور مال کی قربانی کے معنی روپیہ پر ایک آنہ چندہ دینا یا ڈیڑھ آنہ چندہ دینا ہے اور جان کی قربانی کے معنے ہفتہ یا مہینہ میں سے گھنٹہ ڈیڑھ وقت دیدینا ہے۔ حالانکہ وہ وقت آنہ یا ڈیڑھ آنہ چندہ دینے کا نہیں ہوگا۔ نہ اپنے اوقات میں سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ وقت دینے کا ہوگا۔ بلکہ سارے کا سارا مال اور ساری کی ساری جان خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دینے کا وقت ہوگا ...... اس وقت گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ وقت دینے کا سوال نہیں ہوگا بلکہ اپنی جان کو قربان کرنے کا سوال ہوگا۔ اور اُس وقت صرف آنہ یا ڈیڑھ آنہ چندہ دینے کا سوال نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے سارے مال اور ساری جائداد سے ایک لمحہ کے اندر دست بردار ہونے کا سوال ہوگا۔"

حضرت مسیح موعودؑ کے بعد چندوں کی ایزادی

آنجناب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

ممتاز مسائل جو جماعت کے لئے عمود اور ستون
تھیں وہ چند ہی تھیں ممکن ہے ان کی مثال زمانہ
پیدا کرنے سے قاصر رہے۔ مگر یوں جماعت اخلاص
اور قربانی میں ترقی کر رہی ہے۔ گو منافق بھی بڑھ رہے
ہیں۔ اور منافق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت بھی تھے حضرت مسیح موعود علیہ
السلام نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر اس وقت وہ نمایاں نہ
تھے۔ کیونکہ قربانی اس وقت ایسی معمولی تھی کہ جو
مخلص کرتا تھا وہ منافق بھی کر دیتا تھا۔ اب جو
زیادہ قربانی کا وقت آیا تو منافق گرنے لگے
اور مخلص قربانی اور ایثار میں بڑھتے گئے۔ یہ
امتیاز جو اب نظر آ رہا ہے اس لئے نہیں کہ پہلے
منافق نہ تھے اور اب ہو گئے ہیں بلکہ اس لئے
ہے کہ پہلے منافقوں اور مومنوں میں امتیاز کا
ایسا طریق نہ تھا۔

صحابیت کا مقام اب بھی حاصل ہو سکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء کے موقع پر فرمایا:

ہزاروں لوگ ہماری [illegible]ت میں ایسے ملتے ہیں

کے دلوں میں یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ کیوں نہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوتے اور اُن کو آپ سے ملنے اور باتیں کرنے کا موقعہ ملتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ مجھے چونکہ خدا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز قرار دیا ہے۔ اسلئے ؎

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

وہ شخص جس نے مجھ کو پالیا ــــ اللہ تعالےٰ اس کے لئے ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ وہ صحابہ رض سے جا ملے گا۔ میں گذشتہ ایام میں اپنے ایک خطبہ کے ذریعہ سے واضح کر چکا ہوں۔ کہ صحابہ رض سے ملنے کے معنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے نہیں ہیں بلکہ صحابیت کا مقام حاصل کرنے میں خود انسان کے اعمال کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والوں میں سے کئی ایسے لوگ ہیں جو گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھ سکے تھے مگر انہوں نے ایسے رنگ میں اعمال کئے جن سے ان کی اس کوتاہی کا تدارک ہو گیا اور باوجود ان کے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ جسمانی طور پر نہیں
مل سکے تھے خدا تعالیٰ نے روحانی طور پر آپؐ سے ملا دیا
اور اس طرح آپؐ کے صحابہ رضؓ میں وہ شامل ہو گئے۔
.... غرض اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں بہت
سے لوگوں کے لئے جن کے دلوں میں یہ خواہش تھی۔
کہ کاش وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
دیکھتے اور اس طرح صحابیت کا مقام حاصل کر سکتے
یہ رستہ کھول دیا کہ اس نے میری زبان پر یہ الہام
جاری فرمایا کہ

انا المسیح الموعود ومثیلہٗ وخلیفتہٗ

مَیں بھی مسیح موعود ہوں اور مسیح موعود کا مثیل اور
خلیفہ ہوں۔ مثیلہٗ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے جہاں اس امر
کا اظہار فرما دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی
پیشگوئیاں میری ہی ذات سے وابستہ ہیں وہاں تم
میں سے ان لوگوں کے لئے جن کے دلوں میں صحابیت
کا مقام حاصل کرنے کی تڑپ تھی اللہ تعالیٰ نے
ایک اور دروازہ کھول دیا جس طرح حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

کہ سہ

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

اسی طرح وہ لوگ جن کا میرے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق ہے اور جن کو اللہ تعالےٰ نے مختلف خدمات میں میرا ہاتھ بٹانے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے متعلق بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب انہوں نے مجھ کو پا لیا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ سے جا ملے"۔

حصول چندہ جات کے متعلق دستور العمل

صحیح طریق عمل

بیت المال کے طریق کار کو ٹھیک طور پر سمجھنے اور اس پر صحیح رنگ میں عمل کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی حسب ذیل بنیادی ہدایت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔

"صحیح طریق عمل یہ ہے کہ ہر جماعت کے متعلق طے کر لو کہ اس کے لئے کتنا چندہ ادا کرنا واجب ہے۔ اگر وہ جماعت اس رقم کے تعین کے متعلق کوئی

اپیل نہیں کرتی اور معقول وجوہات پیش کر کے کم نہیں کرا لیتی اور پھر اسے پورا نہیں کرتی۔ بغیر کسی معقول وجہ کے۔ تو جو کچھ باقی رہتا ہے وہ اس پر قرض ہے جو اسے ادا کرنا چاہیئے۔ یہ طریق عمل یا تو بجٹ کی کمی کو پورا کر دے گا یا منافقین کو جماعت سے جُدا کر دے گا اس وقت تک چونکہ اس طریق پر عمل نہیں ہُوا۔ اس لئے گذشتہ کو جانے دو۔ لیکن اس سال سے اس پر عمل شروع کرو۔ کہ جو رقم کسی جماعت کے ذمہ لگائی گئی تھی اگر اس نے اسے ادا نہیں کیا تو اگلے سال کے چندہ کے ساتھ اس بقایا کو شامل کرو اور گذشتہ سال کے بقایا کو اس کے نام قرض قرار دو۔ اور کہو کہ یا تو اس کے ادا نہ کرنے کی معقول وجوہات پیش کرو۔ یا اسے آئندہ سال ادا کرو۔ اس اس طرح وہ جماعت مجبور ہو گی کہ جو لوگ نادہند ہیں اُنہیں ہمارے سامنے پیش کرے اور نادہند مجبور ہوں گے کہ باقاعدہ چندہ ادا کریں یا پھر جماعت سے نکلیں۔ اگر کوئی جماعت ایسا نہ کرے گی اور تین سال تک اس کے ذمہ بقایا نکلتا رہیگا تو اس کا ہم بائیکاٹ کر دیں گے اور ہمارے انتظام

سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ کیا وجہ ہے کہ وہ نادہندوں کی طرف توجہ نہیں کرتی "

چندہ کی اقسام

نظارت بیت المال کے ذریعہ یا اس کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل چندے وصول کئے جاتے ہیں :۔

۱۔ لازمی چندے یعنی زکوٰۃ۔ حصہ آمد۔ چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ۔

۲۔ دیگر چندے یعنی چندہ مستورات۔ فطرانہ۔ عید فنڈ۔ شادی وشکرانہ فنڈ۔ امداد یتامیٰ و مساکین۔ اشاعت اسلام۔ توسیع مساجد۔ تعمیر مساجد۔ اور تحریکات خاص۔ مثلاً درویش فنڈ۔ تحریک تعمیر مدرسہ احمدیہ و مہمانخانہ۔ چار دیواری بہشتی مقبرہ اور ریزرو درویش فنڈ وغیرہ۔

۳۔ مقامی چندے مثلاً مقامی فنڈ۔ تعمیر مساجد وغیرہ۔

مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان مال بالواسطہ یا بلا واسطہ ان تمام چندوں کے فراہم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ سوائے اس کے کہ جماعت کا کوئی فرد کسی ایسی جگہ قیام پذیر ہو جہاں کوئی مقامی جماعت موجود نہیں۔ ایسا فرد اپنا چندہ براہِ راست مرکز بھیج سکتا ہے۔

زکوٰۃ

اسلام کے پانچ ارکان میں سے تیسرا رُکن زکوٰۃ ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ امور پر ہے۔ اوّل کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار۔ دوم نماز۔ سوم زکوٰۃ۔ چہارم۔ ماہ رمضان کے روزے اور پنجم حج بیت اللہ۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ زکوٰۃ کی فرضیت بیان ہوئی ہے اس ضروری فریضہ کے مفصل کوائف پر مشتمل ایک علیحدہ رسالہ نظارت بیت المال کی طرف سے شائع شدہ ہے جس کا نام "رسالہ زکوٰۃ" ہے۔ یہ رسالہ مطالبہ آنے پر ہر اس شخص کو بھجوایا جا سکتا ہے۔ جس کو زکوٰۃ کی ادائیگی یا وصولی سے کچھ بھی تعلق ہو۔ خصوصاً سیکرٹریان مال کے لئے ازبس ضروری ہے کہ زکوٰۃ کے متعلق پوری پوری واقفیت حاصل کریں کہ کن کن اصحاب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ کب واجب ہوتی ہے اور اس کی شرح کیا ہے۔ اس لئے تمام سیکرٹریان مال کے پاس یہ رسالہ ہمیشہ موجود رہنا چاہیئے۔ تا وہ اپنی جماعت کے صاحب نصاب احباب سے بروقت زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام کر سکیں۔

زکوٰۃ کے متعلق یہاں صرف ایک امر کا ذکر کرنا ضروری معلوم

ہوتا ہے اور وہ یہ کہ شریعت اسلامیہ کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم امام وقت کے پاس آنی چاہئیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے زکوٰۃ کی وصولی کا کام بھی نظارت بیت المال کے سپرد ہے ۔ لہٰذا دوسرے مرکزی چندوں کی طرح زکوٰۃ کی رقوم بھی خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کروائی جائیں ۔ کسی مقامی جماعت یا فرد کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ زکوٰۃ کی کوئی رقم از خود کسی حق کو دیدیں ۔ ہاں اگر کوئی دوست اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ رقم اپنے مستحق رشتہ داروں میں تقسیم کرنا چاہیں تو وہ نظارت بیت المال کی معرفت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے اجازت حاصل کرلے مگر اپنے طور پر بغیر اجازت مرکز زکوٰۃ کو خرچ کرنا ہرگز جائز نہیں ہے ۔

۳ حصہ آمد

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے وحی الٰہی کے ماتحت "ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں" کی قبروں کے لئے "جو بہشتی ہیں" ایک مقبرہ کی بنیاد رکھی "جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا" اور فرمایا :-

" اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو ۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دُنیا کی محبت چھوڑ دی

اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے
اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ
دکھلایا۔ آمین یارب العالمین"

نظام وصیت کی اہمیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ایمان کی کم ازکم علامت یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔

پس اس قبرستان کے لئے منجملہ دیگر شرائط کے ایک شرط یہ ہے کہ ایسے احباب اپنی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ترکہ میں سے کم ازکم دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کریں اور ساتھ ہی اپنی ہر قسم کی آمد کی بھی وصیت کریں۔ یہ احباب موصی کہلاتے ہیں۔ ان کی جائیداد میں سے جو رقم قابلِ وصول ہو اُسے "حصہ جائیداد" کہا جاتا ہے اور اس کی وصولی کا کام حصیغہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد ہے نیز موصی احباب کی آمدنیوں میں سے جو چندہ وصول ہوتا ہے وہ حصہ آمد کہلاتا ہے اور اس چندہ کی وصولی کیلئے دوسرے تمام چندوں کی طرح مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان مال ذمہ دار ہیں۔

حصہ آمد ہر ماہ باقاعدہ وصول ہونا چاہیئے ورنہ قاعدہ یہ ہے کہ:۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے

چھ ماہ بعد تک وصیّت کا چندہ ادا نہیں کرتا
اُس کی وصیّت منسوخ کی جائے سوائے اس
صورت کے کہ وُہ اپنی معذوری ثابت کرے
خود اپنی وصیّت کی ادائیگی کے لئے مجبور ہے
مُہلت حاصل کر چکا ہو۔"

حصہ آمد کا بقایا کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد یہ ہے کہ:-

"وصیّت کی معافی کا حق مجھے بھی حاصل نہیں یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم ہے ہی فقہ میں ان چندوں کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں جو میری طرف سے مقرر کئے جاتے ہیں یا بار بار معاف کئے جاتے ہیں"

البتہ مذکورہ بالا تاخیر کے ماتحت چندہ کے بقایا کی ادائیگی کے لئے دفتر بہشتی مقبرہ سے مُہلت حاصل کی جا سکتی ہے۔ یا حسب حالات اقساط کے ذریعہ حصہ آمد کا بقایا ادا کرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ لیکن عام طور پر یہ اجازت کسی ایسے موصی کو نہیں دی جاتی جو بقایا حصہ آمد کی اقساط کے ساتھ حالیہ آمد کا قابل وصول چندہ ادا نہ کر سکتا ہو پس اگر کسی موصی کے حالات وصیّت جاری رکھنے کے متحمل نہیں تو بہتر یہ ہے کہ وہ خود درخواست کرے اور اپنی معذوری اور ندامت کا اظہار کر کے اپنی وصیت منسوخ کروا لے

اور چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کر لے ورنہ جس شخص کی وصیت بقایا کی وجہ سے مرکز کی طرف سے منسوخ کی جائے گی اس سے آئندہ چندہ عام بھی قبول نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرے اور جیعۃ آمد کا تمام بقایا ادا کر کے اپنی وصیت بحال نہ کرالے البتہ ایسے موصی کے لئے ایک اور دروازہ کھلا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسا شخص اپنی سابقہ کوتاہی کے لئے معذرت پیش کر کے آئندہ چندہ عام ادا کرنے کے لئے نظارت بیت المال سے اجازت حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی جلدی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء کی سفارش پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ:۔

"جن موصیوں کی وصیت بقایا کی وجہ سے منسوخ ہو جائے اور وہ چھ ماہ تک وصیت بحال نہ کرائیں یا معذرت کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت نہ لیں اُن سے نادہندوں کے مطابق سلوک کیا جائے۔"

سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ وہ ایسے کسی شخص کو نظر انداز نہ ہونے دیں اور اُسے [illegible] عمل کرنے کی تحریک دیتے رہیں۔ لیکن اگر ان کی بہترین کوشش کے باوجود [illegible] موصی تاریخ منسوخی وصیت سے چھ ماہ کے اندر [illegible] کرنے

کی اجازت حاصل نہ کرے تو اس کے خلاف نادہندگی کی بناء پر تعزیری کارروائی کے لئے مناسب اقدام ضرور کرنا چاہیئے۔ اگرچہ ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے لیکن پھر بھی کبھی کبھی کوئی نہ کوئی مثال نظر آہی جاتی ہے کہ ایک شخص کی وصیت منسوخ ہو گئی تو اس نے سمجھ لیا کہ چلو ہر قسم کے چندہ سے چھٹکارا ہو گیا۔ یہ صورت حال ایسی نہیں جسے کوئی منظم جماعت برداشت کر سکے۔

چندہ عام

جن احباب کو ابھی تک وصیت کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی اُن سے چندہ عام وصول کیا جاتا ہے۔ یہ بھی لازمی چندہ ہے اور ہر مرد و عورت پر واجب ہے جس کی کچھ بھی آمد ہو۔ اس کی شرح پرانے سکے کے مطابق کم از کم ایک آنہ فی روپیہ یا یوں سمجھو کہ ہر قسم کی آمد کا سولہواں حصہ ہے۔ جنس کی صورت میں چندہ عام کی شرح اڑھائی سیر فی من ہو گی۔ لازمی چندوں کی شرح کے متعلق یہ امر ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ باوجود اس کے کہ تمام قرآن کریم انفاق فی سبیل اللہ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے) کے ارشادات سے بھرا پڑا ہے لیکن کہیں بھی اس انفاق کی شرح بیان نہیں کی گئی کہ مال کا کتنا حصہ خرچ کیا جائے یا جان اور وقت کا کتنا حصہ دین کی خدمت میں لگایا

جائے۔ یہ تو بار بار آیا ہے۔ کہ جان اور مال کی قربانی ایمان کی شرط ہے اس کے بغیر کوئی شخص سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ اس کے ذریعہ تزکیہ نفس حاصل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی دولت صرف کرنے میں انسان کا اپنا ہی بھلا ہے اس کا بہت بڑا اجر ہے۔ اسی کے ذریعہ انسان دردناک عذابوں سے رہائی حاصل کر سکتا ہے۔

بہشت کی کنجی یہی ہے۔ ایمان کا امتحان ہے۔ توبہ کا دروازہ ہے۔ نیکی کا پیمانہ ہے۔ محبت کا تقاضا بھی یہی ہے۔ اسی کے ذریعہ انسان دین و دنیا کی بڑی سے بڑی برکات حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن یہ کہیں نہیں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کتنا چندہ دو۔ ہاں یہاں تک آیا ہے کہ اگر تم ثابت قدم رہے تو تم پر فرشتے اتریں گے اور تمہیں ہر طرح سے تسلی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ہر جگہ تمہارا دوست اور سہارا ہوگا۔

اس بہشتی زندگی میں جو تمہارے لئے مقدر ہے۔ تمہارے دل جو چاہیں گے تمہیں ملے گا۔ جو مانگو گے پاؤ گے لیکن اگر کسی چیز کا ذکر نہیں تو وہ یہ ہے کہ قربانی کی حد کیا ہے؟ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ اور جہاں تک یہ خاکسار سمجھ سکا ہے بڑی وجہیں دو ہیں۔

اول۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کی کوئی حد نہیں۔ اسی طرح انسان کی قربانیوں پر بھی کوئی بندش نہیں۔

دوسرے۔ یہ کہ قرآن مجید نے جس تواتر اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی اور جانی قربانی کی تلقین کی گئی ہے کہ تواتر اور کثرت سے۔ بات [illegible]

ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت جتنی قربانی کا مطالبہ رسول یا اس کے خلفاء
کی طرف سے کیا جائے اس وقت اتنی قربانی مومنوں پر فرض ہو جاتی
ہے۔ بے شک السابقون الاولون ہر وقت بڑھ چڑھ کر قربانیوں
کا مظاہرہ کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ لیکن من حیث الجماعت
ابتداء میں قربانی کا معیار بہت معمولی ہوتا ہے اور جوں جوں الٰہی جماعتیں
مضبوطی اور قوت حاصل کرتی جاتی ہیں۔ اور قومی ضرورتیں بڑھتی جاتی ہیں
قربانی کا معیار بھی بلند ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے
کہ مومنوں کو اپنا سارا مال اور ساری جان خدا کی راہ میں قربان کرنے کے
لئے آگے بڑھنا پڑتا ہے۔ ہمیں کبھی یہ فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ آج
جو مومنوں کی آمد کے سولہویں حصہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے وہ ہماری مالی
قربانی کی آخری حد نہیں بلکہ یہ تو قربانی کی عادت ڈالنے کے لئے ایک وسیلہ ہے
ہمیں "اپنے سارے مال اور ساری جائداد سے ایک لمحہ کے اندر دست
بردار ہونے" کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس
مشاورت ۱۹۳۶ء کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ

"ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری جماعت کے
تمام افراد کم سے کم یہ احساس اپنے اندر پیدا کریں
کہ ہم جب بھی کسی قربانی کا مطالبہ کیا جائے گا ہم اس کو
پیش کر دیں گے۔ اور اس بات کو اپنے دل میں

ممکن نہیں کہ بار بار جانی اور مالی قربانی کا مطالبہ
کرنے کے باوجود ابھی تک جان اور مال کو
قربان کرنے کا وقت نہیں آیا۔ زمانہ اس وقت
کو قریب سے قریب تر لا رہا ہے۔ ہم نہیں کہہ
سکتے کہ آج سے دس سال بعد یا بیس سال یا پچاس
سال بعد وہ زمانہ آنے والا ہے۔ مگر بہرحال
وہ منزل ہمارے قریب آرہی ہے۔ اور
جب تک ہماری جماعت اس دروازہ میں
سے نہیں گذرے گی وہ صحیح معنوں میں ایک مامور
کی جماعت کہلانے کی بھی حقدار نہیں ہو سکتی
یہ قطعی اور یقینی اور لازمی بات ہے کہ ہم اسلام
اور احمدیت کو پھیلاتے ہوئے خون کے سمندروں
میں سے گذریں گے۔ اسی طرح یہ قطعی اور یقینی
اور لازمی بات ہے کہ ہمیں ایک دفعہ ہجرت کرنی
پڑے۔ اور اپنے مکانوں اور جائدادوں سے
محض خدا کے لئے دست بردار ہونا پڑے۔ مگر
ابھی تک ہم اس امتحان سے بھی نہیں گذرے ...
بہرحال یہ دن جلد یا بدیر آنے والا ہے۔ اور
ہماری جماعت کے افراد کو اس دن کے لئے

اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے۔ جبکہ معلوم کہ وہ دن کب آنے والا ہے۔"

چندہ جلسہ سالانہ

یہ بھی لازمی چندہ ہے جس کی شرح ماہوار آمد کا کم از کم دسواں حصّہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصّہ ہے۔ اس چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"لیکن میرا خیال ہے۔ آج تک اس امر کو واضح نہیں کیا گیا کہ ہر سال بقایا رہ جاتا ہے۔ اور جلسہ کے خرچ پورے نہیں ہوتے۔ اگر یہ طے کر لیا جاتا کہ چندہ عام سے ہی جلسہ سالانہ کے اخراجات پورے کر دیئے جائیں گے تو اس صورت میں بے شک چندہ سالانہ کی تحریک کو ایک معمولی بات سمجھا جاتا اور کہا جاتا کہ اس دلیسی ہی مثال ہے جسے کہتے ہیں جاتے چور کی لنگوٹی ہی سہی مگر جو حالت ہے۔ یہ ہے چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے۔ بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک

حصہ ہے جسے الگ کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ مجھے
ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں جب چندہ سالانہ کے
لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو۔ تو یہ چندہ نہایت ہی
پرانے چندوں میں سے ہے .... پس
جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ
چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے پندرہ
فیصدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں ...
.... مگر دس فیصدی چندہ کا یہ مطلب نہیں کہ
جو پندرہ فی صدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے
جو شخص پندرہ فی صدی چندہ دیتا ہے اُس کا
خدا کے پاس اجر ہے۔ اور ہم اس کے اجر کے
راستہ میں روک نہیں بن سکتے پس اس شرح
میں اگر کوئی شخص خوشی سے۔ یا زتی کرنا چاہے
تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے لیکن وہ لوگ جو دس فی
صدی چندہ نہیں دیتے اُنہیں ہم مجبور کریں گے کہ
وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں"

پھر مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر حضور نے فرمایا:۔
"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چندہ جلسہ
سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں، جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خداتعالیٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں۔ مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔"

دیگر چندے

چندہ مستورات	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء کے موقعہ

یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ :-

"آئندہ مردوں کے علاوہ ایسی مستورات
سے بھی پوری شرح سے چندہ وصول کیا
جنہیں کوئی آمدنی ہوتی ہو۔ خواہ خاوند کی طرف
سے ان کے جیب خرچ کی صورت میں ہو یا کسی
اور ذریعہ سے۔ ان کے علاوہ دوسری مستورات
کے متعلق کوئی شرح مقرر نہ ہو گی بلکہ عام طور
پر تحریک کی جائے گی کہ وہ بھی حسبِ حالات
اور حسبِ حیثیت چندہ میں حصہ لیں"

پس جن خواتین نے وصیت کی ہوئی ہے ان کا چندہ مد "حصہ آمد"
کا جزو بن جائے گا۔ اور جن خواتین نے وصیت تو نہیں کی ہوئی لیکن اُن کو
کوئی ذاتی آمد ہو۔ مثلاً تنخواہ، تجارت، یا زمین کی آمد یا خاوند کی طرف سے
جیب خرچ کی صورت میں ہو۔ یا کسی اور ذریعہ سے آمد ہو تو اُن کا چندہ
مد "چندہ عام" کا جزو بن کر متعلقہ جماعتوں کے مجموعوں میں شامل ہو جائے
گا۔ مگر ان کے علاوہ ایسی مستورات سے جن کی اپنی ذاتی آمدنی کوئی نہ ہو
جو چندہ وصول ہو وہ رقم مد "چندہ مستورات" میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ
میں جمع کرائی جائے۔ اس بارہ میں سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ اپنی
جماعت کی خواتین میں تحریک کرتے رہیں کہ جن خواتین کی ذاتی آمدنی کوئی
نہیں وہ بھی حسبِ حالات اور حسبِ حیثیت کچھ نہ کچھ رقم بطور چندہ

مستورات ادا کیا کریں۔ اور جن خواتین کی ذاتی آمدنی ہو انہیں باقاعدہ طور پر بجٹ میں شامل کیا جائے۔

مناسب ہو گا کہ جہاں جہاں مقامی لجنات اماء اللہ قائم ہیں ان جماعتوں کی مستورات سے لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ چندہ وصول کیا جائے۔ ذاتی آمد رکھنے والی مستورات کا علیحدہ بجٹ بنے جس کی وصولی کی ذمہ واری لجنہ اماء اللہ کی کارکنوں پر ہو گی۔ اسی طرح دوسری مستورات سے جن کی کوئی ذاتی آمد نہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی کارکنات ان سے چندہ مستورات وصول کریں اور یہ تمام رقوم صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۲۴۸ کے مطابق مقامی انجمن احمدیہ کے ذریعہ مرکز میں ارسال کی جایا کریں۔ اس قاعدہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"(نمبر ۲۴۸) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے ان کے متعلق اس کا فرض ہو گا کہ انہیں جلد تر مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کر دے۔ اور اسے حق نہ ہو گا کہ ان میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض پر خرچ کرے۔ البتہ مقامی ضروریات کے لئے لجنہ کو اختیار ہو گا کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین سے الگ چندہ کرے۔ مگر ضروری ہو گا کہ ایسے چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے۔"

فطرانہ | یہ وہ صدقہ ہے جو نمازِ عید الفطر سے پہلے ادا کیا جاتا
ہے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ ابتدائے ماہ رمضان میں ہی
صدقۃ الفطر جمع کر کے غرباء میں بانٹ دیا جائے تا وہ بھی عید کے
لئے تیاری کرسکیں۔ ہر مسلمان مرد، عورت اور بچہ پر اس صدقہ کی
ادائیگی واجب ہے۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کے لئے بھی یہ صدقہ ادا
کیا جائے۔ فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ یعنی قریباً پونے تین
سیر گندم فی کس ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص پوری شرح پر فطرانہ ادا
کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنے تمام خاندان کے لئے
نصف شرح پر ادائیگی کرسکتا ہے۔ چونکہ آجکل عام طور پر غلہ کی
بجائے نقدی کی شکل میں یہ صدقہ ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہر سال
نظارت بیت المال کی طرف سے ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت کا
اعلان کر دیا جاتا ہے۔

فطرانہ کی رقوم مقامی جماعتیں مقامی طور پر اپنے غرباء میں
تقسیم کرسکتی ہیں۔ اور جو رقم بچ رہے اُسے دوسرے چندوں کے ہمراہ
خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دیا جائے۔ اس رقم کو کسی دوسرے
مصرف میں لانا جائز نہیں۔ اور نہ ہی اس امر کی اجازت ہے کہ باقیماندہ
رقم آئندہ خرچ کرنے کے لئے محفوظ کر لی جائے۔ بلکہ جو رقم عید
سے پہلے تقسیم ہونے سے بچ جائے وہ مرکز میں بھیج دی جائے۔

عید فنڈ | یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے

قائم ہے۔ اس وقت عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کیلئے ہر عید کے موقعہ پر ایک روپیہ فی کس تھی۔ لیکن اب جبکہ احباب کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر دوست کو حسب توفیق عید فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔ درحقیقت اس فنڈ کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقعہ پر دین اسلام کی ضرورتیں بھی نظر انداز نہ ہونے پائیں۔ پس احمدی احباب کو جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے یہ گوارا نہیں ہونا چاہیئے کہ آج جبکہ دین اسلام انتہائی غربت کی حالت میں ہے وہ اپنے قومی تہواروں پر زیادہ رقم خرچ کریں۔ ہماری حقیقی عید دین اسلام کی کامیابی اور برتری میں ہے۔ پس عید کے موقعہ پر بھی اسلام کی خدمت کو مدنظر رکھا جائے اور ہر خاندان عید کی خوشی میں جتنا بھی خرچ کرنا مناسب سمجھتا ہو اس میں سے کم از کم نصف رقم عید فنڈ میں دے دی جائے۔ سیکرٹریان مال کو چاہیئے عید سے پہلے ہی احباب کے گھروں سے عید فنڈ وصول کرنے کا انتظام کریں۔ اس طرح ہر عید کے موقعہ پر ایک معقول رقم وصول ہو سکتی ہے۔ یہ خیال رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔ عید فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

شادی و شکرانہ فنڈ

احمدیت میں داخل ہونے سے قبل ہر ایک شخص بیاہ شادی کی رسم و رسوم میں جکڑا ہوا تھا لوگ اِن رسموں میں ناجائز طور پر روپیہ خرچ کر کے تباہ و برباد ہوتے تھے۔ دنیا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جہاں اور بے شمار احسانات ہیں۔ وہاں حضور نے ان رسومات سے آزاد فرما کر بھی ہر احمدی پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ اس احسان کے شکریہ کے طور پر مناسب ہے۔ کہ بیاہ شادی کے موقع پر احباب شادی و شکرانہ فنڈ کی مد میں بھی حسب توفیق چندہ ادا کریں۔ اس ذریعہ سے بہت بڑی خدمت اور اشاعت اسلام میں قابل قدر امداد ہو سکتی ہے۔ یہ فنڈ کئی ایک تقریبات پر وصول کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً شادی پر لڑکے اور لڑکی والوں سے شادی فنڈ لیا جائے۔ بچہ کی پیدائش پر۔ امتحان میں کامیابی پر۔ ملازمت یا کوئی دوسرا روزگار ملنے پر۔ انعام یا ترقی ملنے پر۔

تجارت میں غیر معمولی نفع حاصل ہونے پر وغیرہ وغیرہ۔ عہدیداران جماعت ہائے کو چاہیئے۔ کہ احباب سے ایسی تمام تقاریب پر شکرانہ فنڈ میں حسب توفیق چندہ وصول کرنے کا انتظام کیا کریں۔ ان مواقع پر معمولی تحریک بھی کامیاب ہو سکتی

ہے۔

اِمدادِ یتامیٰ و مساکین غیر معین صدقات جو احباب کرتے رہتے ہیں اسی طرح نذر و منّت کی رقوم بھی مرکز میں بھجوائی جائیں تو مرکز کے انتظام کے ماتحت مستحق یتامیٰ اور مساکین میں تقسیم کی جا سکتی ہیں۔

اِشاعتِ اسلام اس مد کی اہمیت اس کے نام سے ہی ظاہر ہے اس میں حسبِ توفیق چندہ دے کر احباب کو ثواب میں شریک ہونا چاہیئے۔ جن احباب کا روپیہ ڈاکخانہ کے سیونگ بینک یا دوسرے بینکوں میں جمع ہو اور اس پر انہیں سود ملتا ہو تو اس سود کے روپیہ کو اپنے ذاتی مصرف میں لانا یا کسی اور کو بطور صدقہ دینا یا کسی کام پر خرچ کر لینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتوے کے مطابق حرام ہے۔ ایسا روپیہ صرف اشاعتِ اسلام پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس غرض کے لئے اسے مرکز میں بھیج دینا چاہیئے۔ اسی طرح جو احباب کسی پراویڈنٹ فنڈ میں روپیہ جمع کرتے ہوں اس پر جو رقم بطور سود گورنمنٹ یا کسی دوسرے ادارہ کی طرف سے وصول ہو وہ بھی اشاعتِ اسلام کی مد میں داخل کرائی جائے۔ مقامی عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے احباب جماعت کو ان مسائل سے آگاہ کرتے رہیں۔

تعمیر مساجد

مرکزی مساجد کے علاوہ دوسری جماعتوں میں بھی تعمیر مساجد کا سوال درپیش رہتا ہے بعض مقامی جماعتیں تعمیر مسجد کے جملہ مصارف برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتیں اور مقامی حالات کے لحاظ سے مسجد کا ہونا ضروری ہوتا ہے اس لئے ایسے مقامات کی مساجد کی تعمیر کے لئے بھی مرکز میں تعمیر مساجد کا فنڈ کھلا ہوا ہے۔ اس کی فراہمی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے اس کے لئے بھی کوئی خاص شرح مقرر نہیں۔

تحریکات خاص

سلسلہ کی بعض مخصوص ضروریات کے لئے خاص چندہ بھی رکھا جا سکتا ہے جس کی شرح وغیرہ کے متعلق حسب حالات صدر انجمن احمدیہ فیصلہ کرے گی۔ اور جب کبھی کسی خاص چندہ کا فیصلہ کیا جائے گا تو اس موقعہ پر اس چندہ کے متعلق علیحدہ طور پر تحریک کی جائے گی۔

درویش فنڈ
ریزرو درویش فنڈ

تقسیم ملک کے بعد [illegible] انجمن احمدیہ قادیان پر انجمن کے کارکنان اور ادارہ جات کے تمام اخراجات کے علاوہ [illegible] کے مطابق [illegible] مستقر قادیان کے گذارہ کی ذمہ داری بھی [illegible] درویشان کے [illegible] قادیان [illegible] ہونے سے قادیان کی [illegible]

میں بھی اضافہ ہونا ناگزیر تھا جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی عام آمد مکتفی نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ارشادات کے مطابق ۱۹۵۲ء میں چندہ درویش فنڈ کا اجراء کیا گیا۔ تاکہ درویشان کے غیر معمولی اخراجات کو اس سے پورا کیا جا سکے۔ اس تعلق میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ کے دو اہم ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"بیرونی جماعتیں اپنے بھائیوں کا خیال رکھیں۔ خصوصاً قادیان میں جو اصحاب العذر رہتے ہیں ان کے متعلق ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ جس قدر غلہ اپنے لئے جمع کرے اس کا چالیسواں حصہ ان کے لئے نکال کر بھیج دے۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے وہ غلہ صدقہ سمجھ کر نہ دیں بلکہ ایک اسلامی بھائی چارہ کے لئے قربانی سمجھ کر دیں۔ وہ یہ خیال کریں کہ جیسے انسان اپنی بیوی کو کھلاتا ہے۔ اپنے بچوں کو کھلاتا ہے اور

ان کو کھلانا انسان کا فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح جماعت کے غرباء کی امداد کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر فرض عائد کیا گیا ہے اور وہ اس فرض کی ادائیگی کے لئے ہر دم ... رہے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ رقم فرماتے ہیں:-

"دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصّہ کو قادیان سے نکلنا پڑا اور دوسرا حصّہ قادیان میں آباد ہونے کی توفیق نہ پاسکا اور صرف قلیل حصّہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمت دین بجا لاویں۔

پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچاویں جو توجہ کے انتشار کا موجب ہوں۔ حقیقتاً ہم پر درویشوں کا یہ احسان ہے کہ ہماری

قربانی کر کے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے
ہیں۔ پس یہ امداد ہرگز صدقہ و خیرات کے رنگ
میں نہیں بلکہ ایک محبت کا تحفہ ہے جو شکرانہ
اور قدر دانی کے رنگ میں ہم پاکستانی
دوست درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے
ہیں۔"

تحریک درویش فنڈ کے ابتدائی پانچ سال
تو دوستوں نے اس میں بڑے جوش سے حصہ لیا اور اس مد میں سالانہ
آمد کم و بیش دس ہزار روپے ہوتی رہی۔ لیکن چونکہ مستقل وعدہ
کنندگان احباب کے وعدے مستقل نوعیت کے نہیں تھے۔
اور انہوں نے اس تحریک کو ہنگامی اور وقتی سمجھ کر اس میں حصہ
لیا تھا۔ اس لئے گزشتہ تین چار سالوں سے اس کی مستقل آمد
میں کافی کمی واقع ہو گئی تھی۔ لیکن دوسری طرف روز افزوں مہنگائی اور آبادی
میں اضافہ کے مستقل ضروریات اس کے مقابل بہت بڑھ چکی تھیں۔
اس لئے ایسے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے جب آمد میں مستقل
تخفیف کا معاملہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت
میں بغرض مشورہ و راہنمائی پیش کیا گیا تو آپ نے گزشتہ سال
درویش فنڈ کے نام سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی تحریک کو
پسند فرمایا۔ تاکہ اس فنڈ سے ایسی جائداد تیار کی جائے جس

سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مستقل طور پر ساہانہ آمد ہوتی رہے۔ اس تحریک کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق حضرت صاحبزادہ صاحب نے جو پیغام بھارت کے ذی ثروت احباب کے نام ارسال فرمایا۔ اس کا کچھ حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"قادیان کے اکثر درویش صرف دینی لحاظ سے ہی درویش نہیں بلکہ دنیوی لحاظ سے بھی درویش ہیں ...... مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ صاحبان ان کی وقتی امداد کرتے رہتے ہیں جس کے لئے میں آپ کا شکر گذار ہوں اور آپ کے لئے دعا گزار رہتا ہوں۔ مگر اب حالات ایسی نازک صورت اختیار کر گئے ہیں کہ کاہے گاہے کی وقتی امداد درویشوں کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مکتفی نہیں ہو سکتی اور ان بھائیوں کی تنگدستی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کے لئے مستقل انتظام کی صورت پیدا ہو جائے۔ اور ہم جہاں تک ممکن ہو اس مقدس فرض سے سبکدوش ہو جائیں اس کے لئے یہ تجویز خیال میں آئی ہے کہ آپ چند ذی ثروت احباب مل کر قادیان کے درویشوں کے لئے

لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا ایک ریزرو فنڈ قائم کر
دیں جس سے قادیان کی انجمن قادیان میں کوئی
ایسی جائداد خرید سکے جس کی آمد درویشوں کی مالی
حالت کو بہتر بنانے میں خرچ ہو سکے۔ آپ صاحبان
کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل خاص سے نوازا ہے
اور آپ کا فرض ہے کہ اپنے دینی بھائیوں کی
امداد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور مجھے
اور قادیان کی انجمن کو اس غم سے آزاد کر دیں۔
یہ بھی نہ بھولیں کہ قادیان کے درویش دراصل
ساری جماعت کے نمائندے ہیں اور یہ نہایت
افسوس کی بات ہے کہ اگر ہم اپنے نمائندوں کو
بے سہارا چھوڑ دیں۔ پس اٹھو اے عزیز
بھائیو! خدا کا نام لے کر آگے آؤ اور قادیان
کے درویشوں کے لئے لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا ایک
مستقل فنڈ قائم کر دو۔ اس سے انشاء اللہ تعالےٰ
آپ کے اموال میں مزید برکت پیدا ہو گی۔ اور آپ
خدا کے روز افزوں نعمتوں سے حصہ پائیں
گے اور ہماری دعاؤں کے بھی بیش از بیش
مستحق ہوں گے۔ اللہ معکم ......

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . آپ کے ساتھ ہو اور اپنے فرشتوں
کے ذریعہ آپ کے دل میں القا فرمائے کہ آپ
اس کارِ خیر کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی
دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو"

چونکہ جماعت کے نامہذب طبقہ پر اس ہنگامی تحریک کا
بوجھ ڈالنا مناسب نہیں تھا۔ اس لئے اس تحریک کو ہندوستان کے
چند صاحبِ حیثیت مخیر احباب تک ہی محدود رکھا گیا۔ اور اس
تحریک کو احباب جماعت تک مؤثر طور پر پہنچانے کے لئے
صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق گذشتہ سال خاکسار
اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے
ہندوستان کی چند بڑی بڑی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اس غرض کے
لئے ماہ ستمبر ۱۹۶۲ء میں کلکتہ کا سفر اختیار کیا گیا اور ماہ نومبر ۱۹۶۲ء
میں ہم نے جنوبی ہند کی بعض بڑی بڑی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اللہ
تعالیٰ کے فضل سے ہماری توقع کے مطابق ریزرو فنڈ کی تحریک
میں وعدے اور وصولی ہوئی۔ ابھی چند احباب جماعت کے وعدوں
کی ادائیگی باقی ہے۔ اور مرکز کی طرف سے بعض مستقل آمد دینے

والی جائدادوں کی تیاری کا کام بھی زیر کار روائی ہے۔ اگر اس مالی سال کے اندر سو فیصدی ادائیگی ہو گئی۔ اور آمد پیدا کرنے والی جائدادوں کا کام بھی بغیر کسی رکاوٹ کے سرانجام پا گیا۔ تو امید ہے کہ انجمن کی بعض اہم مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک حد تک گنجائش نکل سکے گی۔

جدید تعمیر پختہ عمارت مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ کی پرانی خام بلڈنگ کئی سالوں سے خستہ حالت میں تھی۔ اور ہر سال اسکی لپائی وغیرہ پر کثیر اخراجات کرنے پڑتے تھے۔ گذشتہ سال برسات کے موقع پر اس عمارت کو مزید نقصان پہنچا اور اس کا ایک حصہ گر کر ناقابل استعمال ہو گیا جس پر آئندہ اس کی مرمت کروانے کی بجائے یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ عمارت کو از سر نو پختہ صورت میں تعمیر کیا جائے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ میں اس کام کے لئے کوئی گنجائش نہ تھی اور نہ ہی اس غرض کے لئے عام مالی تحریک کرنی مناسب سمجھی گئی۔ اور یہ طے پایا کہ چند ایک صاحب حیثیت مخیر احباب کی خدمت میں ایک ایک کمرہ کے اخراجات کی تحریک کر کے اس کام کو مکمل کروایا جائے اور کیونکہ اس تعلیمی ادارے کی تعمیر کا کام فوری توجہ کا متقاضی تھا اس لئے صدر انجمن احمدیہ نے اس کے لئے بجائے وعدہ اور وصولی کا انتظار کرنے کے خدا تعالیٰ پر توکل اور مخلصین جماعت پر

حُسنِ ظنی ۔ رکھتے ہوئے جنرل امانت سے قرضہ حاصل کرکے اس کام کو شروع کر دا دیا۔ چنانچہ گذشتہ جلسہ سالانہ سے قبل اس بلڈنگ کے چھ کمروں کی تعمیر مکمل کروا دی گئی۔ اور اس کے بعد تعمیر شدہ کمروں کے فرش، برآمدہ کی تعمیر اور بلڈنگ میں بجلی کی فٹنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ ابھی شمالی جانب کے دو کمروں کی تعمیر کا کام باقی ہے۔ بلڈنگ کی تعمیر پر کُل اخراجات کا اندازہ ساٹھ ہزار روپے تھا۔ اب تک کئے گئے کام پر پینتالیس ہزار روپے کے اخراجات ہو چکے ہیں:

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . اس مالی تحریک میں ابھی تک بائیس ہزار روپے کی وصولی ہو چکی ہے۔ اور اڑتیس ہزار روپے کا انتظام ہونا باقی ہے۔ جن احباب کو قادیان تشریف لاکر بچشم خود زیرِ تعمیر بلڈنگ کو ملاحظہ فرمانے کا موقعہ ملے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اُن کو اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی رسمی تحریک کے بغیر خود ہی احساس پیدا ہوگا کہ یہ کام جلد تکمیل کو پہنچ جائے۔ حال ہی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مشورے سے اس مالی تحریک کو وسعت دیتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بجائے ایک پورے کمرے کے خرچ کے جو دوست کم از کم پانچصد روپے اس تحریک میں ادا کریں گے اُن کے

نام بطور مستقل یادگار اور دعا کی تحریک کے لئے رنگ مرمر کی پلیٹ پر لکھوا کر سکول کی بلڈنگ پر لگائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اپنی خوشی سے جس قدر بھی عطیہ کوئی دوست دے کر اس تحریک کے ثواب میں شریک ہونا چاہے۔ اس میں کوئی روک نہیں ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اگر جماعت کے صاحب حیثیت مخیر احباب اور متوسط درجہ کے مخلصین توجہ فرمائیں تو اس طوعی تحریک کی ضرورت جلد سے جلد پوری ہو سکتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کے تقاضوں کو سمجھ کر سلسلہ کی مالی ضروریات کا صحیح احساس کرنے کی توفیق بخشے اور ہم سب خدمت سلسلہ کے لئے ایک خاص ولولہ اور شوق کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کا بہترین نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ آمین ثم آمین ؛

تحریک چندہ تعمیر چاردیواری بہشتی مقبرہ

اگست ۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد درویشی کے ابتدائی ایام میں درویشوں نے لگاتار اجتماعی وقار عمل کے ذریعہ سے بہشتی مقبرہ کے مشرقی و جنوبی جانب کچی دیواریں تعمیر کیں تاکہ اس مقدس مقام کو بے حرمتی سے بچایا جا سکے۔ لیکن بعد ازاں جبکہ ہر سال برسات کے موسم میں ان خام دیواروں کی مرمت اور حفاظت کا معاملہ سامنے آیا تو یہ تجویز کی گئی کہ بہشتی مقبرہ اور باغ ہردو کے گرد پختہ چاردیواری تعمیر کروائی جائے۔ چنانچہ اس غرض کے

سنہ ۱۹۵۱ء میں چندہ خاص برائے تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ کی تحریک کی گئی اور جوں جوں ہمارے پاس رقم جمع ہوتی گئی۔ اس کے مطابق ہر سال پختہ دیواری کی تعمیر کا کام کروایا جاتا رہا۔ اور احباب جماعت کی ہمت اور تعاون سے گذشتہ سال یہ کام بفضلہ تعالےٰ مکمل ہو گیا ہے جن مخلصین نے اس تحریک میں کم از کم یکصد روپیہ یا اس سے زائد رقم کا عطیہ عطا فرمایا اُن کے نام مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باہر دیوار پر سنگ مرمر کی پلیٹوں پر بطور دعا و مستقل یادگار رنگ اکر کندہ کروائے جا چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے والے دوستوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

تحریک چار دیواری پر کل اخراجات مبلغ پچیس ہزار روپے ہو چکے ہیں۔ ابھی ایک طرف دیوار کی ٹیپ کا کام باقی ہے جو بفضلہ تعالےٰ اب سیمنٹ فراہم ہونے پر مکمل کروایا جا رہا ہے۔

مقامی چندے

مقامی فنڈ ہر مقامی احمدیہ انجمن کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے ہر قسم کے مقامی اخراجات کے لئے مقامی احمدیوں سے باقاعدہ چندہ جمع کرے۔ جو ایک پیسہ (ایک آنہ) فی روپیہ یعنی احباب کی آمد کے $\frac{1}{64}$ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اور

اس شرح سے زائد اگر کسی خاص مقامی ضرورت مثلاً تعمیر مساجد وغیرہ کیلئے چندہ جمع کرنے کی ضرورت ہو۔ تو اس کے لئے نظارت بیت المال کی اجازت ضروری ہو گی۔

مقامی چندہ ان مصارف پر خرچ کیا جا سکتا ہے:۔
مقامی مساجد کی معمولی ضروریات مرکزی چندہ کی فراہمی۔ مہمان نوازی مقامی تبلیغ کا خرچ۔ مقامی تعلیم و تربیت کا خرچ۔ دفتری سائر اخراجات۔ ڈاک۔ اسٹیشنری اور دوسری اسی قسم کی مقامی ضروریات اور خاص حالات میں انفرادی امداد۔ مثلاً امداد مساکین۔ تیمارداری۔ تجہیز و تکفین وغیرہ پر بھی مقامی چندہ خرچ کیا جا سکتا ہے۔

مقامی فنڈ کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب و کتاب رکھا جائے۔ اور اس کی آمد و خرچ کا سالانہ بجٹ مقامی مجلس سے منظور کرایا جائے۔ اس بجٹ کی ایک نقل سیکرٹری مال جماعت مقامی اپنے پاس رکھے اور ایک نقل نظارت بیت المال میں بھجوا دی جائے۔

مرکزی گرانٹ اگر کوئی مقامی جماعت بڑی ہو اور خاص حالات کے ماتحت اس کا مقامی خرچ زیادہ

ہو۔ یا کوئی خاص وجوہ پیش آجائیں تو ایسی صورت میں صدر انجمن احمدیہ ایسی جماعت کے لئے کچھ گرانٹ مرکزی چندہ سے منظور کرنے پر غور کرے گی۔ مگر ایسی گرانٹ کے منظور ہونے کے بعد بھی صدر انجمن احمدیہ کو ہر وقت پورا اختیار ہوگا کہ وہ مقامی جماعت، مرکزی چندہ کی وصولی۔ مقامی اخراجات اور مرکزی گنجائش کو مدنظر رکھتے ہوئے گرانٹ جاری رکھے یا بند کر دے یا کم و بیش کر دے۔

اس لحاظ سے کہ انجمنوں کے مقامی اخراجات کے لئے گرانٹ دینے سے مرکزی فنڈ کو ضعف نہ پہنچے۔ نیز اس لئے کہ افراد میں فرض شناسی کا مادہ اور جذبہ ایثار اور کام کرنے کی خواہش کا پتہ لگ سکے۔ ضروری ہے کہ گرانٹ کے فیصلہ سے قبل ناظر بیت المال تصدیق کریں۔ کہ اس مقامی جماعت کے افراد کی صحیح صحیح آمد کے حساب سے جو چندہ اس جماعت کے ذمہ واجب الادا بنتا ہے اس کا کم از کم اسی فیصدی وصول ہو کر خزانہ میں داخل ہو گیا ہے۔ اسی فیصدی سے مقامی جماعت کے بجٹ کا اسی فیصدی مراد نہیں ہے۔ بلکہ ان کے چندہ دینے کی طاقت کا اسی فی صدی مراد ہے۔ تمام چندہ کے علاوہ گرانٹ کے دینے میں اس امر کا بھی لحاظ رکھا جائے گا کہ جلسہ سالانہ کا جس قدر چندہ کی مقامی جماعت کے ذمہ

لگایا گیا ہے۔ اس میں سے بھی کم از کم اسی فی صدی وصول ہو گیا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ جس مقامی انجمن کے لئے گرانٹ منظور کرے اس انجمن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مقامی اخراجات کا بجٹ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے لئے مجلس مشاورت سے دو ماہ پہلے بھیج دے۔ تاکہ نظارت بیت المال اور صدر انجمن احمدیہ جائزہ لے سکے۔ عام حالات میں مرکزی فنڈ سے جس قدر آمد مقامی بجٹ میں دکھلائی گئی ہو۔ کم از کم اتنی ہی مقامی چندہ کی آمد بھی ہونی چاہیئے۔ تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ مقامی جماعت اپنی مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مقامی طور پر بھی کوشش کر رہی ہے۔

مرکز سے اجازت لئے بغیر کوئی چندہ وصول نہ کیا جاوے۔

اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ کوئی نئی تجویز نہیں اس بارہ میں میرا پہلے سے اعلان موجود ہے کہ کسی شخص کو جماعت سے چندہ وصول کرنے کی اجازت نہیں جب تک اسے نظارت

بیت المال کی طرف سے اجازت حاصل نہ ہو یا
میری منظوری حاصل نہ ہو۔ بلکہ بعض کے خلاف
ہم اس بنا پر تعزیری کارروائی بھی کر چکے ہیں
کہ انہوں نے مرکز کی اجازت کے بغیر چندہ وصول
کیا۔ ناظر صاحب بیت المال کو چاہیئے کہ اگر ان کے
علم میں کوئی ایسی مثالیں ہوں تو وہ صدر انجمن احمدیہ
کے سامنے لائیں اور اگر صدر انجمن احمدیہ توجہ نہ
کرے تو میرے سامنے پیش کریں۔ بہرحال یہ کوئی نئی
تجویز نہیں کہ اس بارہ میں کوئی اور فیصلہ کیا جائے۔
اس تجویز کے ذکر میں صرف اتنا فائدہ سمجھتا ہوں کہ
اب ہر جماعت کو آگاہی ہو گئی ہے کہ اس بارہ میں
مرکز کی آگاہی ضروری ہوتی ہے اور جب کوئی شخص
جماعت کے افراد سے چندہ وصول کرنے لگے
تو اس کے پاس ایک اجازت نامہ ہونا چاہیئے جس
میں یہ ذکر ہو کہ اسے ناظر بیت المال یا خلیفۂ
وقت کی طرف سے چندہ وصول کرنے کی اجازت
دی گئی ہے۔ اور اب تک جماعتوں میں دستور بھی
یہی ہے کہ جب انہیں ہنگامی ضروریات کے لئے
چندہ کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ مرکز سے اجازت

منگواتی ہیں۔ اور جب مرکز اجازت دیتا ہے تو اُس کے بعد وہ چندہ وصول کرتی ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف چندوں کے متعلق جماعت کا جو طریق ہے وہ قائم رہتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ چندہ مرکز کی اجازت سے جمع کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ ان کے پاس اجازت نامہ ہوتا ہے۔ پس اس بارہ میں کسی رائے شماری کی ضرورت نہیں۔ جب تک نظارت بیت المال چندہ وصول کرنے کی اجازت نہ دے یا خلیفۂ وقت اجازت نہ دے اگر اس کے خلاف کوئی مثال موجود ہو۔ تو ناظر صاحب بیت المال کو چاہیئے کہ اس کے خلاف صدر انجمن احمدیہ میں رپورٹ کریں اور مناسب کارروائی عمل میں لائیں۔

تشخیص بجٹ آمد

تشخیص آمد کا کام نہایت ہی ضروری اور اہم ہے۔

کیونکہ چندوں کی وصول کے لئے یہ کام بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب تک بنیاد درست اور مضبوط نہ ہو۔ اس پر جو عمارت بھی کھڑی کیجائے گی۔ وہ صحیح اور پائیدار نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی وصولی میں اس وقت تک خاطر خواہ ترقی اور استحکام کی گنجائش قائم نہیں رہ سکتی جب تک کوئی ایسا پختہ انتظام موجود نہ ہو جس کے ذریعہ ہمیں ٹھیک طور پر یہ معلوم ہوتا رہے کہ ہر سال ہر جماعت کی طرف سے کتنی رقم وصول ہونی چاہیئے تا جو افراد یا جماعتیں اپنی استطاعت اور تعداد کے مطابق چندوں میں حصہ نہ لیتی ہوں۔ ان کی اصلاح کے لئے ضروری کارروائی کی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"بیت المال کو ایک غلطی لگی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسا بجٹ وصول نہ ہوگا۔ میں کہتا ہوں نہ وصول ہو۔ مگر جماعت کو احساس تو ہوگا کہ اتنا بجٹ پورا کرنا ہے۔ جو جماعت ایسا بجٹ پورا کرے گی وہ تعریف کے قابل ہوگی اور جو نہ کرے گی اُسے توجہ دلائی جائے گی اب دھوکہ کے طور پر کام ہو رہا ہے۔ جو جماعت بجٹ تو پورا کر دیتی ہے۔ لیکن جماعت

کے سب افراد سے چندہ نہیں لیتی وہ قابل تعریف
قرار دی جاتی ہے اور دعاؤں کی مستحق سمجھی جاتی
ہے لیکن جو جماعت کام کرتی ہے اور سب سے
زیادہ چندہ وصول کرتی ہے اگر بجٹ پورا نہیں
کر سکتی تو اس کی دل شکنی کی جاتی ہے یہ طریق
درست نہیں۔ اسی طرح یہ بھی درست نہیں کہ
جو شخص ایک آنہ فی روپیہ سے کم چندہ دے۔
اس سے نہ لیا جائے میرا حکم یہ ہے کہ جو اس
شرح سے کم دے وہ بتائے کہ میں اس لئے یہ
مجبور ہوں اس لئے میں دو پیسے یا ایک پیسہ
فی روپیہ کے حساب سے چندہ دیتا ہوں۔
منشا یہ نہیں کہ ایک آنہ فی روپیہ سے کم
کوئی نہیں دے سکتا اجازت لینے کی اسی لئے
ضرورت ہے کہ پہلے اس کے متعلق رپورٹ ہو
اور اجازت لے کر چندہ دینے کا خیال رہے۔
منشا یہ ہے کہ درمیان میں نہیں۔ جو مقررہ
شرح سے چندہ نہ دے وہ چندہ دینے میں
شامل نہیں ہو سکے گا۔ بجٹ ہر جماعت کا ایک آنہ
فی روپیہ کے لحاظ سے ہونا ضروری ہے کہ

سارے افراد کے لحاظ سے خواہ وہ ذی ہند ہوں یا
نادہند ہوں ۔ اس طرح آمد کا بجٹ بہت بڑھ سکتا
ہے ۔ خواہ پہلے سال سارا بجٹ وصول نہ ہو۔
مگر جو جماعتیں کم بجٹ بتاتی ہیں اُن کی اصلاح ہو
جائے گی۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد سے
حسب ذیل تین بنیادی اصول مستنبط ہوتے ہیں جنہیں مدِنظر رکھنے
کے بغیر بجٹ آمد کی صحیح اور مناسب تشخیص ممکن نہیں پس تمام
ماتحت عہدیداران مال کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کا
بجٹ تیار کرتے وقت ان میں سے کسی اصول کو نظر انداز نہ ہونے
دیں ۔ ان کی ضروری تشریح آئندہ صفحات میں کی جائے گی ۔
انشاء اللہ تعالیٰ ۔

اوّل ۔ ہر شخص کا نام جو احمدی کہلاتا ہو ، اور اس کی کچھ نہ کچھ آمد ہو،
بجٹ میں درج کیا جائے ۔

دوم ۔ ہر شخص کی آمدنی کا صحیح اندازہ درج کیا جائے ۔

سوم ۔ ہر شخص کا چندہ پوری شرح کے مطابق درج کیا جائے ۔
سوائے اس کے کہ کسی شخص نے تخفیفِ شرح کے لئے
مرکز سے منظوری حاصل کر لی ہو ۔

نوٹ :۔ تشخیص بجٹ کے لئے مندرجہ ذیل مناسب تعداد میں سال

شروع ہونے سے کم از کم دو مہینہ قبل تمام جماعتوں کو بھجو
دیئے جاتے ہیں۔ سیکرٹریان مال امراء یا پریذیڈنٹ
صاحبان کا فرض ہے کہ انہیں مکمل کر کے سال شروع ہونے
سے پہلے یعنی یکم مئی تک ایک نقل واپس نظارت بیت
المال میں بھجوا دیں۔ اور ایک نقل سیکرٹری صاحب مال
اپنے پاس رکھ لیں ان فارموں پر امیر یا پریذیڈنٹ صاحب
اور سیکرٹری صاحب مال دونوں عہدیداروں کے دستخط
ہونے چاہئیں۔

آمد کی تعریف

مندرجہ بالا اصولوں کی وضاحت کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ افراد جماعت کی آمد کی معین تعریف بیان کی جائے جس پر چندہ واجب ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:۔

"ہر قسم کا سرمایہ خواہ وہ زمین۔ مکان۔ مشینری۔ روپیہ یا ذاتی ہنر کی صورت میں ہو۔ اس سے جو آمدنی حاصل کی جائے گی اس پر چندہ واجب ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اسی طرح الاؤنس، وظیفہ، گزارہ جو نقدی کی صورت میں حاصل ہو اس پر بھی چندہ واجب ہوگا۔ گرچہ

روپیہ ورثہ میں راس المال کے طور پر ملے وہ سرمایہ سمجھا جائے گا نہ
کہ آمد۔

مستثنیات۔ (۱) گورنمنٹ ڈیوز از قسم ٹیکس۔ ریونیو۔ لوکل
ریٹ وغیرہ۔ گورنمنٹ کے تمام منظور شدہ یا تجویز کئے گئے
ہوں آمدنی پر شمار نہیں ہوں گے یعنی ان کی منہائی کے بعد جو آمدنی
رہے گی اس پر چندہ واجب ہوگا۔

(۲) کیمپ الاؤنس۔ علیحدگی الاؤنس اور الاؤنس لکڑی کوئلہ
لیکن ہاؤس الاؤنس پر چندہ واجب ہوگا۔ البتہ سفر خرچ کو آمد شمار
نہیں کیا جاتا)

(۳) وہ اخراجات جو آمدنی مندرجہ تعریف مذکورہ بالا کے
حصول کے لئے برداشت کرنا پڑیں وہ بھی مستثنیٰ ہیں لیکن جو زمین میں ڈالا جائیگا وہ مستثنیٰ نہیں ہوگا

(۴) زمیندارہ آمدنی میں سے علاوہ ان ڈیوز کے جو فقرہ
نمبر ۱ میں درج ہیں خرچ زراعتی معاون کئے جائیں گے اور باقی
ماندہ آمدنی کا ۱/۱۶ حصہ چندہ کی صورت میں واجب ہوگا۔

نوٹ:۔ (۱) پراویڈنٹ فنڈ کی رقم کو وضع نہ کیا جائے گا۔ بلکہ اس پر
چندہ لیا جائے گا اور جب واپس ملے گا اس وقت اس
میں سے چندہ نہیں لیا جائے گا۔ البتہ محکمہ کی طرف سے

جو رقم ملے گی اس پر چندہ لیا جائے گا۔

(۲) پنشن کی کمیوٹ شدہ رقم پر چندہ عام ادا کرنا لازم
ہے (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء) اسی طرح جب وقت
کوئی موصی اپنی پنشن کا کوئی حصہ کمیوٹ کرائے اس سے اس
وقت حصہ آمد لے لیا جائے۔ مگر بعض صورتیں ایسی ہو سکتی
ہیں کہ پنشن کا حصہ فوری طور پر لے لینے سے موصی کو
نقصان ہوتا ہو۔ مثلاً کسی موصی نے دو ہزار روپیہ کمیوٹ
کے ذریعہ حاصل کیا ہے۔ اور اس پر آتنی ہی رقم کی کوئی
ڈگری ہے اب اگر اس سے دو سو روپیہ انجمن نے لے
تو اسے یہ نقصان پہنچ سکتا ہے کہ اس کی یہ ڈگری ا
نہ ہو سکے گی۔ اس صورت میں وہ انجمن سے کوئی سمجھوتہ
سکتا ہے اور یہ رقم اپنے اوپر قرض تسلیم کر کے اس کی ادا
کے متعلق کوئی تصفیہ انجمن سے ہو سکتا ہے۔ اس صورت
میں جو بھی سمجھوتہ ہو اس پر وہ عمل کرے۔

مقامی جماعتوں کے بجٹوں کے متعلق پہلا اصول

یہ ہے کہ ہر اس شخص کو خواہ وہ مرد
یا عورت ہو احمدی کہلاتا ہو اور اس
کی کچھ نہ کچھ آمدنی ہو اسے بجٹ میں
شامل کیا جائے اور ایسے کسی فرد

نظر انداز ہونے دیا جائے۔ اس اصول کی عظمت اور اہمیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ایک دوست نے بجٹ پر بحث کے دوران میں ایک تجویز یہ پیش کی تھی کہ جو دوست چندہ دینے میں سست ہیں ان کو الگ کر کے جماعتوں کا بجٹ تجویز ہونا چاہیئے۔ ان کی اس بات کا ناظر صاحب بیت المال نے بھی جواب دیا ہے مگر میں سمجھتا ہوں یہ ایسی بات ہے کہ جس کے متعلق مجھے بھی کچھ کہنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اس قسم کی اجازت دی جائے اور جماعتوں کو یہ کہا جائے کہ وہ سست لوگوں کے نام اپنی جماعت میں شمار نہ کیا کریں۔ اور اُن کو مستثنیٰ کر کے بجٹ تجویز کیا جائے تو یہ چیز قوم کے لئے خودکشی کے مترادف ہوگی اگر یہ وہ شخص جو جماعتوں کو کمزور دکھائی دے اس کا نام کاٹنے کی انہیں اجازت ہو۔ تو آج اگر ایک سست ہے تو کل دو سست ہو جائیں گے تو پرسوں تین سست ہو جائیں گے اور ترسوں چار سست ہو جائیں۔ اس صورت میں تو ان کا بجٹ اگر آج چار سو روپیہ کا ہے تو اگلے سال بڑھنے کے بجائے تین سو روپیہ کا رہ جائے گا اور اس سے اگلے سال

میں موجود ہونگے مگر وہ کہیں گے کہ اتنے آدمی چونکہ
اور سست ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب کی دفعہ ہم
نے ان کو بھی شامل نہیں کیا۔ پس سوال یہ ہے کہ اگر
کمزوروں کو الگ کر کے وہ چندہ بڑھا لیتے ہیں۔ تو
اس میں ان کی خوبی کونسی ہے۔ یہ تو سستی کی نمائش
اور حوصلہ شکنی کرنے والی بات ہے۔ جو چندہ دے وہ تو خود
بخود دے رہا ہے اس میں تمہاری کونسی خوبی ہے۔"
پس یہ طریق بالکل غلط ہے اور جماعت کے
لئے سخت مضر ہے۔ اس سے نہ صرف جماعت کی
تربیت کی مستحق نہیں رہ سکتی۔ بلکہ اس کے افراد میں
ترقی کی بجائے تنزل کے آثار پیدا ہو جائیں گے۔
اور جب کمزوروں کے نام جماعت کی لسٹ سے
کاٹ دیئے جائیں گے تو ان کی اصلاح کا خیال
بھی نہ رہے گا اور آہستہ آہستہ ان کا ایمان بالکل
ضائع ہو جائے گا۔"

مقامی جماعتوں کے بجٹوں کے متعلق دوسرا اصول

یہ ہے کہ ہر شخص کی آمدنی کا صحیح اندازہ درج کیا جائے۔ یہ اصول بھی ویسا ہی عظیم اور اہم ہے جیسا پہلا اصول کہ ہر فرد کو بجٹ میں شامل کیا جائے۔ وجہ یہ ہے کہ اگر نام تو

سب کا لکھ لیا جائے لیکن آمدنیاں اصل سے کم لکھی جائیں۔ تو اس کا بھی وہی نتیجہ ہوگا جو بجٹ میں بعض احباب کے نام نہ لکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی ایسا بجٹ جماعت کی حقیقی استعداد سے بہت کم رہ جائے گا اور بجٹ بنانے کے متعلق ہماری تمام محنت اور تگ و دو اکارت چلی جائے گی بعض سیکرٹریان مال ان چندہ کی رقم کے مطابق جو کوئی شخص دینا پسند کرے اس کی آمد کا اندازہ بجٹ میں درج کر دیتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک تاجر کہے کہ میں تو دو روپے ماہوار سے زیادہ چندہ نہیں دوں گا تو سیکرٹریان مال بغیر کسی حیل و حجت کے بجٹ میں اس کی آمد ۱۲۴ روپے ماہوار لکھ دیتے ہیں۔ خواہ اس تاجر کی ظاہری شان و شوکت سے صاف دکھائی پڑتا ہو کہ وہ سینکڑوں روپے کما رہا ہے یہ طریق عمل نہایت ناپسندیدہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میری رائے اس وقت بھی ہے کہ تاجر چندوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔ میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ کوئی نے کثرت رائے کو قبول کیا ہے (یعنی حلف یا اقرار صالح کی ضرورت نہیں۔ ناقل) لیکن میرے نزدیک اس کی تجویز کا ایک حصہ درست نہیں یعنی اس کی یہ تجویز کہ اگر تاجر اپنی آمد

بتانے سے انکار کردیں۔ تو انہیں نصیحت اور تحریک
کی جائے۔ اس کے صرف یہ معنے ہونگے کہ تنخواہ
دار ہی ہم سب بوجھ انہیں پر ڈال دیں اور تاجر آرام
سے بیٹھے رہیں بس حلف بے شک ناپسندیدہ
ہے مگر کوئی وجہ نہ تھی کہ تاجر سے اتنا بھی نہ پوچھا
جائے کہ اس کی آمد کتنی ہے اور وہ اتنی بات بتانے
سے بھی انکار کردے ...... انسان کو دلیری
سے اپنی آمد بتا دینی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ اس سچ کے
عوض اس کے روپیہ میں برکت دے گا پس یہ تجویز
(یعنی تاجروں کے متعلق صرف نصیحت اور تحریک کی
صورت میں کوشش کی جائے۔ ناقل) غیر طبعی ہے
اور اس بات کی کوئی وجہ نہیں کہ تاجر اپنی آمد نہ بتائیں۔
اگر کوئی تاجر اتنا بھی نہیں بتاتا کہ اس کی آمد کیا ہے
تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سارا بوجھ تنخواہ دار کارکنوں
پر ڈال دیا جائے اور وہ (تاجر) چندوں سے چھوٹ
جائیں"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

یہی احکام دوسرے پیشہ ور احباب مثلاً وکلاء۔ ڈاکٹر۔
ٹھیکیدار۔ صناع۔ زرگر۔ مستری۔ مزدور وغیرہ پر بھی یکساں طور
پر چسپاں ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنے ذاتی اخراجات منہا کر کے پھر آمد

میں سے جو کچھ باقی بچ رہے اسے آمد تصور کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں بیں پیشہ ور احباب اگر خود اپنی صحیح آمد بتا دیں یا حسابات بھی دکھا دیں تو فبہا ورنہ ان کی ظاہری طرز معاشرت کو دیکھ کر ان کی آمد کا اندازہ کر لیا جائے۔

زمیندار احباب کی آمد کا اندازہ گذشتہ تین سال کی اوسط پیداوار سے لگایا جائے اور اگر وہ تین سال کی صحیح آمد نہ بتا سکیں تو ایک سال کی پیداوار سے ہی اُن کی آمد کا اندازہ کر کے چندہ تشخیص کیا جائے اور کسی قسم کی پیداوار کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے۔

جن احباب کے ذرائع آمد ایک سے زیادہ ہوں تو ان کی ہر ذریعہ کی آمد علیحدہ علیحدہ درج کی جائے۔ مثلاً ایک شخص ملازمت پیشہ یا پنشن یافتہ ہے اور اس کا زمیندارہ آمد بھی ہے تو دونوں آمدیں الگ الگ دکھائی جائیں۔

مقامی جماعتوں کے بجٹوں کے متعلق تیسرا اُصول

یہ ہے کہ ہر شخص کا چندہ پوری شرح کے مطابق بجٹ میں درج کیا جائے سوائے اس کے کہ کسی شخص نے تخفیف شرح کے لئے مرکز سے منظوری حاصل کر لی ہو۔ یہ اصول بھی ویسا ہی اہم ہے۔ جیسا کہ پہلے دو اصول ہیں۔ کیونکہ اگر ہر شخص کو یہ اجازت ہو کہ

اپنی مرضی سے جو شرح چاہے اختیار کرے تو پھر امام وقت کی طرف سے شرح مقرر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

قبل ازیں اسی رسالہ میں زیر عنوان "چندہ عام" اس کی وضاحت کی جا چکی ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ جس وقت جتنی قربانی کا امام وقت کی طرف سے مطالبہ کیا جائے۔ اس وقت اتنی قربانی مومنوں پر فرض ہو جاتی ہے۔ سوائے اس کے کہ امام خود کسی شخص کی مجبوری کی وجہ سے اسے کچھ رعائیت دینا پسند کرے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی یہ راستہ کھلا رکھا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"جو شخص مقررہ شرح سے کم چندہ دے اس کے متعلق میرا یہ فیصلہ ہے کہ وہ لکھائے کہ میرے لئے یہ مجبوریاں ہیں۔ اس لئے میں کم دیتا ہوں اور اس کے لئے اجازت لے۔ پس یہ حکم نہیں کہ مقررہ شرح سے کم کوئی نہیں دے سکتا۔ بلکہ یہ ہے کہ بلا اجازت کوئی کم نہیں دے سکتا"۔

پھر فرمایا:-

"اگر کسی پر طاقت سے زیادہ بار ہے تو اس کا کیس مرکز میں پیش کیا جائے۔ اس پر ہم غور کریںگے۔ اس طرح اگر کوئی جائز مشکل ہوئی تو وہ دور کی جا سکتی ہے۔ اس بارے میں ہمیں فراخدلی سے کام

لینا چاہیئے کہ جو صحیح مجبوری ہونے سے پیش کر دیا جائے اور پھر ضرورت کو دیکھ کر کمی کر دی جائے۔ اس میں احساسات کی قربانی کرنی پڑے گی مگر سلسلہ کے نظام کے لئے اگر اپنے گھر کے حالات بتا دیئے جائیں اور مجبوری پیش کر دی جائے تو کیا حرج ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء)

موصی احباب کا چندہ تو بہر حال اُن کی وصیت کے مطابق درج بجٹ ہوگا کیونکہ اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہو سکتی۔ البتہ چندہ عام اور جلسہ سالانہ کی شرح میں کمی کرنے کے لئے حسب ذیل امور کو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہیئے۔

اوّل۔ یہ کہ چندہ سے مکمل معافی کسی صورت میں بھی نہیں دی جا سکتی یعنی یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کے چندہ کی شرح اُس کی معذوری کے مطابق کم کر دی جائے لیکن یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص کلیتہً چندہ نہ دینے کی اجازت مانگنے لگے ہاں اگر کسی شخص کی کوئی آمدنی ہی نہ ہو تو یہ علیحدہ امر ہے۔ ایسے شخص پر کوئی چندہ واجب نہیں ہوتا۔ چندہ اسی شخص پر واجب ہوتا ہے جس کی کوئی آمد ہو۔

دوم۔ یہ کہ تخفیف شرح کی درخواست مبہم نہیں ہونی چاہیئے۔

بلکہ معذوری اور مجبوری کی پوری وضاحت ہو۔ تا اس کی جانچ پڑتال کی جا سکے۔ کیونکہ بعض دفعہ صاحب استطاعت احباب بھی اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے پورا چندہ دینے سے گریز کرتے ہیں۔ اسی لئے تحقیقات کی ضرورت ہے کہ اگر کوئی مخلص شخص اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے تخفیف شرح کا خواہشمند ہو۔ تو اسے ضرور کم شرح پر چندہ ادا کرنے کی اجازت دے دینی چاہیئے۔ لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کوئی شخص محض اپنی ایمانی کمزوری چھپانے کے لئے عذر خواہی کر رہا ہے۔ تو اس سے اسی کے مطابق سلوک ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے اس بارہ میں نہایت ہی پرحکمت الفاظ کا استعمال فرمائے ہیں۔ (ملاحظہ ہو سورہ توبہ رکوع ۷)۔ اللہ تعالےٰ نے اسی رکوع میں ایسی تحقیقات کے لئے ایک گر بیان فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اگر مالی یا جانی جہاد میں شامل ہونے کا کسی شخص کا ارادہ ہوتا تو وہ ضرور اس کے لئے کچھ نہ کچھ تیاری بھی کرتا۔ پس ایسے شخص کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ شخص اپنے حالات کو سدھارنے کی کوشش کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر وہ ہر قسم کی فضول خرچی سے بچتا ہو اور اپنے اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لیتا ہو تا چندہ دینا میں حصہ لے سکے تو وہ سچا ہے۔ اور اگر اپنی انتہائی کوشش کے باوجود پورا چندہ دینے سے قاصر ہے تو اس کی معذوری قابل قبول ہوگی۔

سوم :- یہ کہ بعض لوگ نہ تو پورا چندہ دیتے ہیں اور نہ ہی تخفیف

شرح کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ یونہی کہتے چلے جاتے ہیں کہ ہمیں معاف رکھو ہمیں کیوں خواہ مخواہ آزمائش میں ڈالتے ہو۔ ایسے لوگوں کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ہی ان کے خلاف تعزیری کارروائی سے ہچکچانا چاہیئے۔ اگر انہیں سلسلہ کے احکام اور قواعد کا کچھ بھی احترام ہوتا۔ تو وہ ان کے مطابق طرز عمل اختیار کرنے سے کبھی پہلوتہی نہ کرتے۔

چہارم۔ یہ کہ اگر کوئی شخص کچھ عرصہ تک چندہ عام یا چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سے غافل رہا ہو اور بعد میں پورا چندہ ادا کرنا شروع کر دے یا تخفیف شرح کی اجازت حاصل کر کے اس شرح کے مطابق چندہ دینے لگے۔ لیکن سابقہ بقایا یا اس کا کچھ حصہ ادا نہ کر سکتا ہو۔ تو گذشتہ بقایا کی معافی پر بھی غور کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ یہ تسلی ہو جائے کہ آئندہ یہ شخص باقاعدہ چندہ ادا کرتا رہے گا۔

پنجم۔ یہ کہ جو احباب تخفیف شرح یا معافی بقایا کے لئے درخواست کریں۔ ایسی درخواستیں مجلس عاملہ مقامی میں پیش ہو کر اس مجلس کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ مرکز میں آنی چاہیئے۔ اور مقامی جماعت کی مجلس عاملہ

کی سفارش معین الفاظ میں ہو مثلاً

" آج بتاریخ ...... مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ...... کے اجلاس میں یہ درخواست پیش ہوئی۔ سفارش کی جاتی ہے کہ انہیں .... شرح سے چندہ ادا کرنے کی اجازت دی جائے یا/اور مبلغ ...... روپے چندہ عام اور/یا ...... روپے جلسہ سالانہ کے بقایا سابقہ کی معافی دی جائے۔ اب یہ صاحب ...... تاریخ سے باقاعدہ اس کم شرح پر یا پوری شرح پر چندہ ادا کر رہے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ آئندہ بھی چندہ باقاعدہ ادا کیا کریں گے "

ایسی درخواستوں پر کم از کم دو ممبران مجلس عاملہ یعنی امیر/یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں ⁂

ترمیم بجٹ مندرجہ بالا تین اصولوں کے ماتحت جو بجٹ بنے عہدیداران کا فرض ہے کہ اس بجٹ کی پوری رقم وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرائیں۔ ہاں دوران سال میں اگر تشخیص شدہ بجٹ میں کمی یا بیشی کی کوئی وجہ پیدا ہو جائے تو بجٹ میں مناسب ترمیم ہو سکتی ہے۔ بلکہ ضروری ہونی

چاہیئے۔ مثلاً:-

(۱) اگر کوئی دوست کسی دوسری جگہ کو تبدیل ہو جائیں یا کسی دوسری جگہ سے تبدیل ہو کر آ جائیں۔ یا کوئی دوست فوت ہو جائیں یا خدانخواستہ کوئی دوست مرتد ہو جائے یا چھوٹے تندرست بیعت کر لیں۔ ان سب تبدیلیوں کی اطلاع فوراً نظارت بیت المال کو بھجوانی چاہیئے۔ تا اس کے مطابق بجٹ میں ترمیم کر دی جائے۔

تنبیہ | بعض عہدہ دار لمبے عرصہ تک اپنے ہاں سے تبدیل ہونے والے احباب کی اطلاع نہیں بھجواتے اور جب تقاضا جات کیے جاتے ہیں اور ان جماعتوں سے گرفت کی جاتی ہے۔ جب لکھتے ہیں کہ فلاں شخص یا اشخاص اتنے مہینے یا اتنے سال ہوئے ہمارے ہاں سے چلے گئے تھے۔ یہ طریق نہایت ہی غیر مناسب ہے۔ کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک اس جماعت کے عہدیداروں کو جہاں وہ شخص گیا ہوا ہے اس کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے جہاں وہ شخص جائے وہاں پہلے سے کوئی جماعت ہی موجود نہ ہو۔ اس طرح بعض دفعہ لمبی مدت تک اس شخص سے چندہ وصولی کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ بعض دفعہ پرانی جماعت کے عہدیدار یہ تو لکھ دیتے ہیں کہ فلاں شخص ہمارے ہاں سے چلا گیا۔ لیکن یہ نہیں بتاتے کہ کہاں چلا گیا یا نئی جگہ پر اس کا پتہ کیا ہے۔ اور تھوڑی کوشش کی جائے تو پرانی جگہ سے ایسے شخص کا نیا پتہ معلوم کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔

بہ نسبت نئی جگہ کے خصوصاً بڑے شہروں میں مکمل پتہ کے بغیر کسی شخص کو ڈھونڈھنا ممکن نہیں پس تبدیل ہونے والوں کا نیا پتہ محنت اور کوشش سے دریافت کر کے نظارت بیت المال کو اطلاع بھجوائی جائے۔ اسی طرح بعض عہدیدار جانے والوں کی اطلاع تو بھجوا دیتے ہیں۔ لیکن آنے والوں کی اطلاع نہیں بھجواتے۔ یہ بھی غیر مناسب ہے ہر تبدیلی کی اطلاع فوراً نظارت بیت المال کو بھجوائی جانے خواہ اس سے بجٹ میں کمی ہوتی ہو یا زیادتی۔

(۲) دورانِ سال میں جن دوستوں کی اصل آمد بجٹ میں درج شدہ آمد سے کم ہو جائے یا زیادہ ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع بھی سہ ماہی نظارت بیت المال کو بھجوائی جایا کرے۔ تا بجٹ میں مناسب کمی بیشی ہوتی رہے۔ جن دوستوں کی آمد کم ہو گئی ہو ان سے درخواستیں لینے کی ضرورت نہیں۔ صرف سیکرٹری مال کی طرف سے اطلاع آنے پر بجٹ میں کمی کر دی جائے گی۔ البتہ اگر کسی شخص کو اچانک کوئی مجبوری پیش آ جائے اور وہ پوری شرح پر چندہ کی ادائیگی جاری نہ رکھ سکے یا بقایا کی ادائیگی نہ کر سکے تو ایسے شخص کی طرف سے تحریری درخواست حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ درخواست مقامی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کر کے اسکی تصدیق اور سفارش کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوائی جائے۔

(۳) نومبائع احباب کو تحریک تو ضرور کی جائے کہ وہ پوری شرح پر چندہ ادا کیا کریں۔ لیکن ابتداءً اصرار نہ کیا جائے۔ بلکہ ابتداء میں جتنا چندہ دینا وہ پسند کریں وہی قبول کر لیا جائے اور وہی

رقم بجٹ میں درج کی جائے۔ ایسے احباب کو آہستہ آہستہ تین سال کے اندر معیاری شرح چندہ پر لایا جائے۔

تحصیل چندہ جات

تشخیص یعنی صحیح بجٹ تیار کرنے کے بعد دوسرا اہم کام تحصیل چندہ کا ہے۔ چندوں کے بجٹ کی تشخیص اگر بیت المال کے کام کی بنیاد ہے تو ان کی وصولی بیت المال کا مقصود ہے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پوری پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ اس غرض کے لئے اگر مندرجہ ذیل ہدایات پر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر و خطبات سے ماخوذ ہیں۔ شوق، محنت اور استقلال سے عمل کیا جائے تو امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو گی۔

تشخیص کے بعد ہر ایک جماعت کے لئے جو رقم بطور بجٹ آمد مقرر کر دی جاتی ہے اسے پورا کرنے کے لئے ہر جماعت ہر طرح ذمہ دار ہوتی ہے۔

(۱) عہدہ دار خود عمدہ نمونہ دکھائیں اور باشرح اور باقاعدہ چندہ ادا کیا کریں۔ کیونکہ جن جماعتوں کے عہدہ دار حسیت اور قربانی رکھنے والے ہوں۔ تو وہ اپنے احباب کو بھی اس میدان میں بہت

آگے بڑھائے جاتے ہیں۔ لیکن جماعتوں کے عہدہ دار خود چندہ
دینے میں سست ہوں تو یہ قدرتی امر ہے کہ وہ اپنے دوسرے
احباب میں جوش اور چستی پیدا نہیں کر سکتے۔ اور ہمیشہ یہ خدشہ لگا
رہتا ہے کہ ان کے بُرے نمونہ کا متعدی اثر کہیں دوسرے
احباب میں بھی سرایت نہ کر جائے۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ایسی
جماعتیں جو کسی وقت فرض شناس اور بالخاص قربانی کرنے والے
عہدہ داروں کی موجودگی میں اعلیٰ درجہ کی قربانی کرنے والی جماعتوں میں
شمار ہوتی تھیں۔ بعد میں آنے والے کمزور اور سست عہدیداروں
کی وجہ سے اپنے بلند مقام کو قائم نہ رکھ سکیں۔ پس عہدیداران کو
اس بارہ میں خاص طور پر محتاط رہنا چاہیئے کہ کہیں اُن کی اپنی
غفلت اور سستی انہیں دوسرے احباب کی لغزشوں اور کوتاہیوں
کے گناہ کا بھی ذمہ دار نہ ٹھہرا دے۔ یہ زمانہ نہایت نازک ہے
"ایسے وقت میں اگر ہم اپنے فرائض سے کوتاہی کریں گے تو یہ امر دنیا
کی تباہی کا موجب ہوگا۔ اور اگر ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کریں گے
تو تمام دنیا کی آئندہ اصلاح کے ہم بانی ہوں گے"۔ ہمیں یہ خوشخبری
کسی معمولی ہستی کی طرف سے نہیں بلکہ خود المصلح الموعود حضرت خلیفۃ
المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دی گئی ہے۔
پس چاہیئے کہ ہم اس موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور
سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں اور

نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے عملی نمونے سے بھی اپنے احباب کو اس
راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی ترغیب دلاتے رہیں۔
(۲) جماعت میں مرکزی تحریکات و ہدایات کی اچھی طرح
اشاعت کی جائے اور ان کا مضمون پوری طرح احباب جماعت کے
ذہن نشین کرایا جائے۔ بعض جماعتوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ
وہاں مرکزی تحریکات بغیر پڑھے جوں کی توں لفافوں میں بند پڑی
رہتی ہیں۔ اگر کسی جماعت میں یہ مرض ہو تو اس کا ازالہ ضروری ہے۔
امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ وہ سیکرٹری صاحب
کے کام کی بھی باقاعدہ نگرانی کرتے رہیں اور جماعت میں ایسی فضا
قائم رکھیں کہ کسی قسم کی سستی یا غفلت کے لئے گنجائش ہی نہ
رہے۔

(۳) جس عہدہ دار کے سپرد سلسلہ کا کوئی کام ہو اسے چاہئے
کہ وہ اس خدمت کو الٰہی انعام سمجھتے ہوئے اسے بجا لانے کیلئے مناسب وقت کی قربانی کرنے اور کما حقہٗ اس
خدمت کو سرانجام دیکر خدا تعالیٰ کے حضور اجر کا مستحق بنے۔ اور اگر کوئی عہدہ دار اپنی ذمہ داری کو
ادا کرنے کے لئے کسی معذوری یا مجبوری یا سستی کی وجہ سے
وقت نہ دے سکتا ہو یا کسی اور وجہ سے اپنے فرائض ادا کرنے
کے قابل نہ ہو تو مناسب یہ ہے کہ مقامی جماعت میں اپنی معذوری
پیش کر کے اپنی جگہ دوسروں کے لئے خالی کر دے۔ محض
اعزازی طور پر کسی عہدہ کو سنبھال رکھنا اور کام نہ کرنا بجائے

ثواب کے اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے۔

(۴) چندہ کی ہر وقت اور بر وقت وصولی کا انتظام کیا جا نا خواہ طور پر ہو سکتا ہے۔ ورنہ اگر وقت پر وصولی نہ کی جائے تو بعد میں جب دینے والے کے پاس کچھ نہ رہے اُس وقت مطالبہ کرنا بے فائدہ ہوگا۔ بلکہ اس طرح تو چندہ دینے والا بقایا دار بن جاتا اور ممکن ہے آہستہ آہستہ نادہندگی تک نوبت پہنچ جائے۔ لہذا عہدیدار بھی اپنی سستی اور غفلت کے نتیجہ میں چندہ نہ دینے والے کے گناہ میں شریک ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ زمیندار احباب سے تنخواہ ملنے کے وقت اور زمینداروں سے فصل اُٹھانے کے موقعہ پر خصوصاً جبکہ غلہ کھلیانوں میں ہی پڑا ہو۔ چندہ کا مطالبہ کیا جائے۔ اسی طرح اہل صنعت وحرفہ احباب سے اور دوسرے پیشہ ور احباب سے دریافت کر لیا جائے کہ وہ کس وقت چندہ ادا کرنے میں سہولت اور آسانی سمجھتے ہیں۔ اور پھر اسی وقت پر ان سے چندہ کے مطالبہ کا انتظام کیا جائے۔ اس غرض کے لئے حسب ضرورت محصلین کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے۔ اور ہر ایک محصل کا حلقہ معین اور محدود ہونا چاہیئے اگر کسی حلقہ میں چندہ دینے والوں کی تعداد بڑھ جائے تو اس حلقہ کو دو یا زیادہ حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ تا آسانی سے سب احباب سے بر وقت اور جلد جلد چندہ کا مطالبہ کیا جا سکے اور اگر کسی

ضرورت سے بار بار مانگنے سے ہی چندہ وصول ہو سکتا ہو تو اس
سے بار بار مانگا جائے تا اسے یہ عذر نہ رہے کہ اس سے اس
وقت مطالبہ کیوں نہ کیا گیا۔ جب اس کے پاس رقم مہیا تھی۔ گو
کسی مومن کے لئے اس قسم کا عذر کرنا جائز نہیں کہ اس کے پاس کسی
خاص وقت پر محصل نہیں پہنچا تھا۔ کیونکہ ہر احمدی کا اپنا فرض بھی ہے
کہ خوشی اور اہتمام کے ساتھ اپنا چندہ خود ادا کرے۔ پھر بھی چونکہ
تمام مومن اخلاص کی ایک ہی سطح پر نہیں ہوتے اس لئے مقامی
عہدہ داروں کو چاہیئے کہ حتی الوسع کسی کے لئے اس قسم کا عذر بھی
نہ رہنے دیں۔

(د) چندہ کی وصولی کا مطالبہ اصل آمد پر کیا جائے نہ کہ اس
آمد پر جو بجٹ میں درج کی گئی تھی۔ کیونکہ بجٹ تو محض اندازہ ہوتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی احباب کی آمدنیں تیزی
کے ساتھ بڑھتی جاتی ہیں۔ جو عہدہ دار بجٹ کے مطابق ہی وصولی
کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی جماعت پیچھے رہ جاتی ہے۔ کیونکہ
جن احباب کی آمد بجٹ میں درج شدہ آمد سے کم رہ جائے وہ تو کم
آمد پر ہی چندہ دیں گے لیکن جن احباب کی آمدنیاں بڑھ جائیں ان
سے خود عہدہ دار ہی کم چندہ کا مطالبہ کریں تو انہیں بڑھی ہوئی آمد
کے مطابق چندہ دینے کی طرف توجہ نہیں ہوگی اور اس طرح اس
جماعت کے چندوں کی [illegible] میں کمی آجانے گی۔ عہدہ داروں کو

کے ذمہ بقائے اتنے بڑھ چکے ہیں کہ ان کی وصولی کسی صورت میں بھی ممکن نہیں رہی۔ یہ صورت حال کس قدر خطرناک اور نقصان رساں ہے۔ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ طرزِ عمل ہمیشہ جماعتوں کے تنزل کا باعث بنتا ہے۔ پس کھاتہ جات کو ہر وقت مکمل رکھنے اور ان کے مطابق لگاتار وصولی کی جدوجہد پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہوگا کیونکہ اس کے بغیر ترقی کرنا تو الگ رہا کوئی جماعت اپنا پہلا مقام بھی برقرار نہیں رکھ سکتی۔

(۷) جن دوستوں کی آمد کا کوئی وقت مقرر نہیں مثلاً۔ ڈاکٹر۔ وکیل یا دیگر پیشہ ور احباب ایسے دوستوں سے اگر آمد کا وقت معین نہ ہونے کی وجہ سے چندہ کی وصولی میں کوئی دقت پیدا ہوتی ہو تو مناسب ہوگا کہ ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ ایسے چندہ جات کی باقاعدگی کا اہتمام کریں اور آمد ہونے پر ساتھ ساتھ چندہ کی رقم صندوقچی میں ڈالتے رہیں اور ہر ماہ کے آخر پر جمع شدہ رقم نکال کر دیدیا کریں۔

(۸) مستورات کے چندہ کی وصولی کے لئے پہلے ذکر ہو چکا ہے لیکن ان سے مردوں سے چندہ وصول کرنے میں بھی امداد حاصل کی جا سکتی ہے۔ مثلاً لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ ان خواتین کو توجہ دلائی جا سکتی ہے جن کے خاوند پورا چندہ نہ دیتے ہوں کہ انہیں پورا چندہ دینے کی تحریک کریں۔ اور انہیں دینی خدمت کے لئے ابھاریں اسی طرح خواتین میں بھی بیداری پیدا ہوگی اور وہ خود زائد اخراجات

سے اپنے مردوں کے ہاتھ روکیں گی اور انہیں باقاعدہ چندہ ادا کرنے کے لئے مجبور کریں گی۔

(۹) بقایا داروں سے چندہ وصول کرنے کے لئے تین یا چار با اثر احباب کا وفد بنایا جائے اور ایک دن مقرر کر لیا جائے کہ اس دن بقایا چندہ جات وصول کئے جائیں گے۔ پھر وہ تمام بقایا داروں کے پاس جائیں اور محبت و پیار، نرمی اور عمدگی سے حقیقت سمجھا کر ان سے چندہ وصول کریں۔ اسی طرح ان کے دوستوں یا رشتہ داروں کے ذریعہ بھی کوشش کی جائے جن کی بات وہ مانتے ہوں یا جن کا ان پر اثر ہو۔ جن احباب کا بقایا بے باق ہو جائے گا انہیں حالیہ چندوں کی ادائیگی کی طرف بھی زیادہ توجہ پیدا ہو گی۔

(۱۰) طلباء اور بچوں کو بھی چندہ ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے تا ان میں ابتداء سے ہی سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی اور انفاق فی سبیل اللہ کا شوق پیدا ہو۔ ان کے لئے کوئی شرح مقرر نہیں وہ اپنے جیب خرچ سے جو کچھ بھی دے سکیں خواہ ایک پیسہ ماہوار ہی کیوں نہ ہو خوشی سے قبول کیا جائے گا۔ اس سے مالی نفع گو اتنا نہ ہو مگر ان کے طبائع پر اس کا بہت عمدہ اثر پڑے گا۔ اور ماں باپ پر بھی کہ بچہ دے رہا ہے تو ہم بھی دیں۔

(۱۱) ماہواری اور لازمی چندوں کے علاوہ دوسرے تمام چندوں کی وصولی کا بھی خیال رکھا جاوے۔ جس کا مفصل ذکر "اقسام چندہ" کے عنوان کے نیچے موجود ہے۔

(۱۲) چندوں کا مطالبہ کرنے میں صرف حالیہ ماہوار یا فصلانہ چندہ کو ہی مدنظر نہ رکھا جائے بلکہ سابقہ بقایاجات کی وصولی پر حالیہ چندوں سے بھی زیادہ زور دیا جائے۔ کیونکہ اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مجھ سے گذشتہ بقایاجات کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا۔ تو وہ آئندہ کے لئے بھی چندوں کی ادائیگی میں سست ہو جاتا ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ اگر کسی مہینہ میں یا کسی فصل پر چندہ کا ناغہ کیا جا سکے۔ تو وہ بقایا خود بخود نظرانداز ہو جائے گا۔ اس طرح اُسے آئندہ ناغے کرنے سے جرأت ہوتی ہے۔ ابتداء میں ممکن ہے کسی نارضی مجبوری کی وجہ سے ناغہ ہو گیا ہو۔ لیکن جب اُسے یقین ہو جائے۔ کہ اس کوتاہی کے لئے باز پرس نہیں ہوتی تو بعض اوقات عمداً ناغہ کرنے کا خیال بھی پیدا ہو سکتا ہے اور نتیجتاً ایسی جماعتوں کے بقائے بڑھنے لگتے ہیں۔

(۱۳) اگر ان تمام تدابیر کے اختیار کرنے کے باوجود یا دوسری تمام تدابیر پر عمل کرنے کے بعد بھی جو مقامی احباب کے ذہن میں آسکیں پھر بھی کسی دوست سے چندہ وصول کرنے میں کامیابی نہ ہو اور اُس کے ذمہ تین ماہ کا چندہ بقایا ہو جائے یا کسی زمیندار دوست کے ذمہ دو

فصلوں کا چندہ بقایا رہ جائے تو اس سے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے نظارت امور عامہ کو رپورٹ کی جائے۔ اس کے متعلق مفصل ہدایات آگے زیرعنوان "نادہندگان" درج ہیں۔ یہ خیال رہے کہ ایسی رپورٹ کرنا مقامی جماعت کی مرضی یا صوابدید پر منحصر نہیں۔ بلکہ ہر جماعت کا فرض ہے کہ اپنے نادہندوں کے خلاف مناسب کارروائی کے لئے عملی اقدام کریں۔ ملاحظہ ہو عنوان "صحیح طریق عمل" رسالہ ہذا۔

بجٹ کا پورا کرنا

مقامی جماعتوں کے عہدیداروں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ بجٹ پورا کرنے کے لئے کلیۃً اور خالصتہً وہ خود ذمہ دار ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"دوسری چیز یہ ہے کہ جماعتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ اس مجوزہ بجٹ پر بحث کر کے ثابت کریں کہ ان کے متعلق جو تشخیص کی گئی ہے وہ صحیح نہیں۔ اب ان کے لئے یہ بالکل آسان ہے کیونکہ تفصیل موجود ہے۔ ہر ایک کی آمد موجود ہے اور یہ اجازت ہے کہ اگر آمد زیادہ لکھی گئی ہو۔ تو کمی کرا دیں۔ اس کے علاوہ مزید سہولت یہ ہے کہ بعض لوگ چندہ باشرح نہیں دیتے۔ ان کے متعلق افراد کو اجازت ہے کہ وہ فہرست دے کر چندہ معاف کر کے باشرح ادا نہ کرنے کی اجازت لے لیں۔ جو کہ باشرح نہ دینے

والوں کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے
یہ راستہ رکھ دیا گیا ہے۔ اس طرح آمد کا بجٹ
اور بھی زیادہ یقینی ہو گیا مگر باوجود ان ساری
باتوں کے بالعموم جماعتیں نہ تو ان سہولتوں سے
فائدہ اٹھاتی ہیں اور نہ بجٹ پورا کرنے کی کوشش
کرتی ہیں۔ اب یہ کہا جاتا ہے کہ بعض لوگ با
شرح چندہ نہیں دیتے۔ اس لئے کمی رہ گئی۔
لیکن جب کہا جائے کہ اس وجہ سے اجازت
ہے کہ کمی کرا لیں تو کہتے ہیں سستی ہو جاتی ہے
بعض کہتے ہیں فلاں شخص اپنی طرف سے درخواست
نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے یہ علاج ہے کہ اس سے
باشرح چندہ کا مطالبہ نہ کریں۔ اور جب وہ نہ
دے تو دفتر کو اطلاع دیں۔ دفتر اس سے مطالبہ
کرے گا۔ اس پر جب وہ جواب دے گا کہ فلاں
وجہ سے وہ باشرح نہیں دے سکتا تو پھر اس
کی کمی مدنظر رکھ کر بجٹ میں کمی کر دی جائے گی اور
اگر کوئی چندہ دینے سے انکار کرے گا تو اسے
جماعت سے نکال دیا جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ ایسی صاف بات ہے کہ کوئی منطقی طور پر اس کا انکار نہیں کر سکتا ہے۔ اور اُن حالات میں بجٹ پورا نہ کرنے کی ساری ذمہ واری جماعتوں پر پڑتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ ہمیں اس بات کا پتہ نہ تھا مگر پتہ لگانا ان کا کام تھا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت)

بقایا جات کا وجود نہایت ہی خطرناک بات ہے

چندہ جات کی خاطر خواہ وصولی کے راستہ میں بقایوں سے زیادہ خطرناک اور کوئی چیز نہیں۔ یہ وہ چٹان ہے جس پر چندوں کی وصولی کے لئے ہماری تمام کوششیں پاش پاش ہو سکتی ہیں۔ یہ وہ دیوار ہے جو ہمارا قدم آگے نہیں بڑھنے دے گی۔ اگر ہم انتھک محنت اور کوشش کر کے ہر شخص کا نام بجٹ میں شامل کر لیں۔ لیکن ان سے پوری وصولی نہ ہو اور بیشتر احباب کے ذمہ بقایا رہ جائے تو بجٹ بنانے میں جو محنت اور کوشش صرف ہوئی وہ بے کار گئی۔ اسی طرح اگر ہم چندوں کی شرح بھی بڑھا دیں۔ لیکن اس شرح کے مطابق پوری وصولی نہ ہو۔ تب شرح بڑھانا بھی محض بے فائدہ ہو گا۔ غرض جس نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے جب تک بقایا جات کا سلسلہ چلے گا۔ ہمارا قدم اس تیزی سے نہیں اُٹھ سکتا۔ جس کی ہمیں آج ضرورت ہے بیشک بجٹ بنانا بے شک لازمی اور لابدی

ہے۔ کہ آئندہ کسی جماعت میں بقایا جات کو برداشت نہ کیا جائے اور انہیں صاف کرنے کے لئے ہر ممکن طریق اختیار کیا جائے۔ بقایادار احباب کو سمجھایا جائے کہ خود ان کے لئے بقائے کسقدر خطرناک ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ۔" (رپورٹ مجلس شاورت ۱۹۳۲ء)

دیکھیئے بقایاداروں کے لئے کس قدر خوف کا مقام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے غضب میں دیکھا ہے اور ہم تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو میرے محبوب پیغمبر کے غلام ہو جائیں گے میں ان کے سب گناہ معاف کر دوں گا۔ فرمایا:۔

قل یعبادی الذین اسرفوا علی
انفسہم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ؕ
ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ؕ انہ
ھو الغفور الرحیم ۔ (زمر ع ۶)

تو اعلان کر دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کر رکھا ہے اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا۔ اللہ تعالےٰ تمام گناہ بخش دے گا۔ وہ تو بے شک بہت بخشنے والا۔ اور بار بار رحم کرنے والا۔ ہاں ایک شرط ہے۔ وہ یہ کہ توبہ کرو اور اس کے حضور جھک جاؤ۔ فرمایا :-

وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل
ان یاتیکم العذاب ثم لاتنصرون (زمر ع ۶)

تم اپنے رب کی طرف جھکو اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرو پیشتر اس کے کہ تم پر عذاب نازل ہو۔ پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی!

پس سلسلہ عہدہ داروں کو چاہیئے کہ اپنے بقایا داروں کو سمجھائیں کہ ابھی وقت ہے وہ توبہ کر لیں۔ اور آئندہ کے لئے باقاعدہ چندہ ادا کرنا شروع کر دیں۔ تو اللہ تعالےٰ انہیں بقایا ادا کرنے کی بھی توفیق دے گا۔ لیکن اگر سابقہ بقایا ادا کرنے کی کوئی صورت نہ ہو تو وہ معاف بھی کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ آئندہ کے لئے باقاعدہ وصولی کا اطمینان ہو جائے۔ لیکن اگر کوئی بقایادار پھر بھی توجہ نہ کرے تو آپ کا فرض ہے

کہ اس کے خلاف مرکز میں ضرور رپورٹ کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح
الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"یہ فیصلہ ہے جس سے میں جماعتوں کو ان نمائندوں
کے ذریعہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو یہاں آئے
ہوئے ہیں۔ نرمی سے سمجھا سمجھا کر ہم نے دیکھ لیا
ہے۔ ان نمائندوں کا فرض ہے کہ یا تو وہ کوئی ایسا
طریق اختیار کریں کہ کوئی احمدی کہلا کر نادہند نہ
رہے۔ یا پھر وہ طریق اختیار کریں جو میں نے بتایا
ہے۔ کہ نادہندوں کی مرکز میں اطلاع دیں۔ اگر انہوں
نے اس نقص کو دور نہ کیا تو ان سے باز پرس ہوگی
اور مندرجہ ذیل سزاؤں میں سے کوئی ایک انہیں
دی جائے گی۔ یا انہیں آئندہ کے لئے نمائندہ تسلیم
نہیں کیا جائے گا۔ یا انہیں میرے ساتھ ملاقات کرنے
کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور اگر پھر بھی پرواہ
نہ کی گئی تو جماعت اس سے بے تعلقی کا اظہار کرے
گی۔ کیونکہ انہوں نے جماعت کو سنبھالنے کا فرض ادا
نہیں کیا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۲۱)

نادہندوں کی اصلاح کرنا اُن کی خیرخواہی ہے

بعض عہدیدار اس غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اگر کسی لیٹ یا دا یا نادہندہ سے زیادہ سختی سے سلوک کیا گیا تو وہ سلسلہ سے

کٹ جائے گا۔ اور اس طرح وہ ان برکات سے محروم رہ جائے گا جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے لئے مقرر کر رکھی ہیں۔ بعض عہدیدار یہ کہتے بھی سُنے گئے ہیں کہ ہم تو بمشکل اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ دوسروں کو اس پاک جماعت میں شامل کریں ہم سے یہ توقع کس طرح کی جا سکتی ہے کہ ہم کسی شخص کو سلسلہ سے نکالنے کا ذریعہ بنیں۔ یہ سب غلط خیال ہیں۔ ایسے عہدیدار اس امر کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ کوئی شخص محض زبانی اقرار سے الٰہی سلسلہ میں شامل ہونے کی برکات سے متمتع نہیں ہو سکتا جب تک اس کے اعمال اس کے زبانی اقرار کی تصدیق نہ کریں۔ بلکہ بسا اوقات ایسا شخص اپنے قول اور فعل کے تضاد کی وجہ سے (نہ) اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنا لیتا ہے اور مومنوں کی صفوں میں رخنہ اندازی کا ذریعہ بنتا ہے۔ پس ایسے شخص کے لئے عہدیداروں کی خیرخواہی اسی میں ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے واضح ارشادات کی روشنی میں ایسے افراد کو ان کے خطرناک انجام سے واشگاف الفاظ میں متنبہ کیا جائے۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے لئے نہ کسی پر کوئی جبر کیا جاتا ہے۔ نہ کیا جا

کو سمجھاؤ۔ لیکن اگر تم کہتے ہو کہ ہم نے سارا زور لگا لیا۔ مگر وہ اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ اگر سال کے بعد سال گذرتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ بیدار نہیں ہوتے تو تم کیوں ان کے متعلق لمبی امیدیں کرتے چلے جاتے ہو۔ تم کیوں نہیں سمجھ لیتے کہ وہ مر چکے ہیں۔ اور مرے ہوئے کو بیدار کرنے کی کوشش کرنا ہرگز دانائی نہیں کہلا سکتی تم کیوں ان کی وجہ سے اپنے لئے ذلت خریدتے ہو ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ایک شخص کو ... کیا تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی زیادہ رحمدل ہو کر ان پر رحم نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ماں سے زیادہ چاہے کٹنی کہلائے ..... یہ ایک تیسری بات ہے جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں یہ جماعت کی اصلاح کا ایک آسان طریق ہے۔ جب اس طریق کو تم اختیار کرو گے۔ تو تمہیں نظر آئے گا کہ جو لوگ غافل ہیں وہ سارے کے سارے بے ایمان ہیں۔ وہ بھی ایمان دار ہیں صرف ان کے دلوں پر زنگ لگا ہوا ہے۔ جب وہ جماعت سے خارج کئے جائیں گے

تو اُن میں سے کم سے کم آدھے ضرور واپس آئیں گے اور توبہ کریں گے۔ پھر تمہارا چندہ بھی بڑھ جائے گا۔ تمہاری شان بھی بڑھ جائے گی۔ تمہارے اندر کام کرنے والے آدمی بھی بڑھ جائیں گے۔ تمہارے اندر بیداری بھی بڑھ جائے گی اور تمہاری ترقی کے کئی نئے راستے نکل آئیں گے بہرحال خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستوں کو رد نہ کرو اور خدا تعالیٰ کے باموریکے کھولے ہوئے رستوں کو اپنے آپ بند نہ کرو۔ جب خدا ایک موقع پیدا کر دیتا ہے اور انسان اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتا تو وہ بہت سے فضلوں سے محروم ہو جاتا ہے پس کوشش کرو اور اپنے لئے جماعت میں ایک نیک مقام پیدا کرو۔ اور کوشش کرو کہ تمہیں دنیا میں بھی نیک مقام حاصل ہو۔"

(الفضل مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۶۱ء)

نادہندوں کے خلاف کس نظارت کو رپورٹ کی جائے

یہ امر بھی یاد رہے کہ نادہندوں کے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے نظارت بیت المال کو رپورٹ نہیں کرنی چاہئے بلکہ

نظارت امور عامہ کو رپورٹ کی جائے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے:-

"ایسے کیسوں میں جماعتہائے متعلقہ کو ہدایت کر دی جائے کہ وہ ایسے نادہندگان کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں تا ان کو جماعت سے خارج کیا جا سکے۔"

نیز فرمایا:-

"جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر زبانی بیعت اور مرکز کی معرفت جماعت سے خارج نہ کر دیا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے اور ان سے چندہ کی وصولی کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا۔"

(رپورٹ و اُصول صدر انجمن احمدیہ صفحہ ۱۰۵ سرکلر مورخہ ۲/۳۴ ۲۴)

ترسیلِ چندہ

۱۔ جملہ اقسام کے مرکزی چندے وصولی کے ساتھ ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھجوا دینے چاہئیں۔ رقم

زیادہ جمع ہونے دی جائے بہرحال ہر ماہ کی ۲۱ تاریخ
تک مرکزی چندوں کی کوئی ایسی رقم نہ ہو جو مرکز کو ارسال
نہ کی جا چکی ہو۔ رقم بھیجنے کے بعد اگر مناسب وقت کے
اندر خزانہ کی طرف سے رسید وصولی یعنی کوپن نہ ملے تو
مناسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو یاددہانی کروائی
جائے۔ اگر پھر بھی رسید حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہو۔ تو
نظارت بیت المال کو اطلاع دی جائے۔

۲۔ زمیندارہ جماعتیں جن کا چندہ غلہ کی صورت میں وصول ہو
اُنہیں چاہئیے کہ اس غلہ کو جلد فروخت کر کے رقم مرکز میں
بھجوا دیا کریں۔ غلہ کے فروخت کرنے کے لئے نرخ گراں ہونے
کا انتظار نہ کیا جائے اور نہ ہی یہ غلہ کسی کے پاس ادھار
فروخت کیا جائے تا اس کی وصولی میں دشوار ہونے سے
مرکز میں رقم بھیجنے میں روک پیدا نہ ہو جائے۔

۳۔ مرکز میں رقم ارسال کرتے وقت مکمل تفصیل ہمراہ بھیجی جائے
تاکہ جن جن مدات میں داخل کرنے کے لئے کوئی رقم بھیجی
گئی ہو ان مدات میں بلا توقف داخل ہو سکے۔ بلا تفصیل رقوم کے ساتھ
تفصیل نہ ہونے سے رقوم امانت میں رکھی جاتی ہیں۔ ایسی رقوم
صدر انجمن احمدیہ کے کسی مصرف میں نہیں آ سکتیں۔

۴۔ بلا تفصیل رقوم یعنی وہ رقوم جن کی بابت بھیجنے والے کی

طرف سے کوئی تصریح نہ آئی ہو کہ وہ کس مد میں جمع کیا جائے۔
ہمیں ماہ تک منتظر رہنے کے بعد وہ مد چندہ عام میں داخل کر
دی جائیں گی۔ ایسی صورت میں اگر کسی جماعت کا حساب خراب
ہوگا تو اس کی ذمہ داری جماعت متعلقہ پر ہی ہوگی۔

۵۔ موصیان کے چندہ کی ترسیل میں اس امر کا خیال رکھا جائے
کہ بجٹ کے ساتھ جو تفصیل بھیجی جاتی ہے اس میں ہر موصی کی
رقم کے ساتھ اس کا نام اور نمبر وصیت ضرور درج ہو تا
موصیوں کا چندہ ان کے کھاتوں میں صحیح طور پر درج کیا جا سکے
اس کے علاوہ سیکرٹری مال کا یہ فرض بھی ہے کہ ہر مہینہ
کے پہلے ہفتہ کے اندر حصہ آمد کی تمام رقوم کے متعلق جو
موصیوں کی طرف سے گذشتہ ماہ کے دوران میں وصول
ہوئی ہوں ایک گوشوارہ براہ راست سیکرٹری صاحب
بہشتی مقبرہ کے نام بھیجے جس کا نمونہ یہ ہے:۔

نمبر شمار ۔ نام موصی معہ احوال ۔ نمبر وصیت ۔ رقم۔
تاریخ ادائیگی حصہ آمد (یعنی کس تاریخ کو مقامی سیکرٹری مال
یا محصل کو وہ رقم ادا کی گئی تھی) تاریخ روانگی (یعنی کس تاریخ
کو وہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھیجی گئی) خزانہ
کا نوٹ نمبر ۔ ماہ رقم ۔ کیفیت ۔

۶۔ رسیدات خزانہ کی رقوم بھیجتے وقت بھی ہر صاحب نصاب فرد کا نام

اور اس کی رقم کی تشریح کی جائے تا وہ رقوم مرکز میں اُن کے کھاتوں میں جمع کی جا سکیں۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید کے متعلق بھی انجمن وار تفصیل مرکز میں آنی ضروری ہے۔

۷۔ اگر لازمی چندوں کی کوئی رقم گذشتہ سالوں کے بقایا کی ہو تو اس کے متعلق بھی مرسلہ رقم کی تفصیل میں تشریح کی جائے۔ تا وہ رقم بقایا میں محسوب کی جا سکے۔

۸۔ چندہ کی رقم ذاتی مصرف میں لانا سخت ممنوع ہے۔ ایسا عہدے دار خیانت مجرمانہ کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ اور اس کے متعلق مناسب قانونی چارہ جوئی کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ نیز پریذیڈنٹ محصل یا سیکرٹری مال ہی اس رقم کی واپسی کے ذمہ دار ہوں گے۔ بلکہ اس جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور آڈیٹر بھی اسی طرح ذمہ دار ہوں گے۔

۹۔ کسی مقامی انجمن یا مقامی عہدیدار کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ ان چندوں اور دیگر محاصل میں سے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے یا ناظر بیت المال کی ہدایت کے ماتحت مرکزی نظام کے لئے مقرر کئے جائیں۔ بغیر منظوری صدر انجمن احمدیہ یا نظارت بیت المال کسی دوسرے

مصرف میں لائے۔ بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسی تمام رقوم
وصولی بلا توقف مرکز کو بھجوا دی جائیں۔ مقامی امیر یا
پریذیڈنٹ کا فرض ہوگا کہ اس بات کی نگرانی رکھیں
تمام جمع شدہ چندہ قواعد کے مطابق مقامی امین کے
پاس جمع کیا جاتا ہے اور بلا توقف مرکز کو بھجوایا جاتا ہے۔ اسی طرح
کی بھی اجازت نہیں کہ مرکزی چندوں میں سے کوئی مقامی
عہدیدار کسی امانت دار کو جس کی امانت کا حساب مرکز
صیغہ امانت میں ہو کوئی رقم ادا کرے۔ سوائے اس
کہ اس رقم کے متعلق نظارت بیت المال سے قبل از
ادائیگی منظوری حاصل کر لی گئی ہو۔ اگر کوئی مقامی
مرکزی چندوں کی رقم میں سے نظارت بیت المال کی
منظوری کے بغیر از خود کچھ خرچ کرے گی خواہ بعد
منظوری مرکز ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس انجمن کے عہدے
داروں کو برطرف کیا جا سکتا ہے۔ اور اس انجمن کو
وقت تک تسلیم نہیں کیا جائے گا جب تک وہ
غلطی کی اصلاح نہ کرے۔

۱۰۔ جماعت کا کوئی فرد بلا توسط جماعت مقامی از خود
سے الگ ہو کر اپنا چندہ مرکز کو براہ راست نہیں
سکتا سوائے اس کے کہ اس کے حالات ہی ایسے

کہ ایسے جماعت کے ذریعہ چندہ بھجوانے میں کوئی شدید
دقت ہو اور علیحدہ طور پر چندہ بھجوانے کے لئے نظارت
بیت المال سے تحریری منظوری حاصل کرلی ہو۔ مقامی جماعت
کے عہدہ داروں کا فرض ہے کہ اگر ان کے علم میں کوئی شخص
اس قاعدہ کی خلاف ورزی کر رہا ہو۔ تو اس کے متعلق فوراً
نظارت بیت المال میں رپورٹ بھجوائیں۔ البتہ وہ شخص
براہ راست چندہ بھیج سکتا ہے جس کے قریب کوئی جماعت
نہ ہو اور وہ کسی جماعت میں شامل نہ ہو سکتا ہو۔ ایسے شخص
کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ نظارت بیت المال سے اپنا کھاتہ
نمبر معلوم کرلے۔ اور جب بھی کوئی رقم بھیجے تو اس کے ساتھ کھاتہ نمبر
کا حوالہ دے تاکہ اس کے چندے کا باقاعدہ حساب رکھا جا سکے۔

١١۔ اگر کوئی شخص نظارت بیت المال سے اجازت حاصل کرنے
کے بغیر بلاتوسط مقامی جماعت چندہ بھجوانے پر اصرار
کرے گا۔ تو اس کا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ردّ
کر دیا جائے گا۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ
اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے:۔

"ایک اور بات جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے
یہ ہے کہ بعض افراد کے براہ راست چندہ
بھیجنے سے یہ نقص واقع ہوجاتا ہے کہ جماعت
کے چندہ میں کمی آجاتی ہے اور وہ بقایادار

سمجھی جاتی ہے میرے نزدیک یہ بھی صحیح ہے۔
میرے پاس تو جب بھی اس قسم کی کوئی شکایت آتی
ہے کہ بعض دوست کسی وجہ سے ناراض ہو گئے
ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم براہِ راست چندہ
بھیجیں گے تو ہم اس پر نوٹ یہ دیتے ہیں
ایسے لوگوں کے چندوں کی کوئی ضرورت نہیں۔
جن میں کبر کا مادہ پایا جاتا ہے۔ یا تو وہ اپنی نارنگیوں
کو سلسلہ کے ماتحت کریں اور ایک نظام کے ماتحت
کام کریں اور اگر اس بات کے لئے تیار نہ ہوں تو ہم
ان کا چندہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ غرض کہ
اس قسم کی مثالیں بھی قابلِ غور ہیں۔ اور میں ناظر صاحب
بیت المال کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ آئندہ ایسے لوگوں
کو جو کسی جماعت کا فرد ہونے کے باوجود براہِ راست
چندہ بھیجتے ہیں ہدایت کر دیں کہ تم قاعدہ کے مطابق
چندہ دو ورنہ ہم تمہارا چندہ قبول کرنے کے لئے
تیار نہیں۔ گو یہ قاعدہ ہر جگہ چسپاں نہیں ہو سکتا بعض
لوگ براہِ راست چندہ بھیجتے ہیں اور اپنے ضلع کی جماعت
کو اطلاع دے دیتے ہیں کہ انہوں نے اتنا چندہ بھیجا اور
اس طرح وہ بھی ایک نظام میں سمجھے جاتے ہیں۔

بہر حال بیت المال کو چاہیئے کہ وہ اس مسئلہ پر غور کرے اور سوچے کہ آئندہ کیا قانون ہونا چاہیئے۔ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں اگر مختلف ضلعوں کے لئے مختلف قانون ہوں لیکن بہر حال جس ضلع کے متعلق کوئی قانون ہو۔ اس ضلع کی جماعتوں اور افراد کے لئے اس قانون کی پابندی ضروری ہوگی۔ اگر براہ راست چندہ بھیجنے کا فیصلہ ہو تو وہ براہ راست بھیج سکتے ہیں اور اگر فیصلہ ہو کہ ضلع کی انجمن خود چندہ بھیجے تو وہ ضلع کی انجمن کے ذریعہ بھجوائیں۔ بہر حال قانون کی ہر شخص سے پابندی کرائی جائے۔ بشرطیکہ کسی کو قانون سے مستثنیٰ نہ کر دیا گیا ہو اور اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چندہ بھیجے تو اس کا چندہ واپس کر دیا جائے۔ اور کہہ دیا جائے کہ جو نظام مقرر ہے اس کے ماتحت چندہ بھیجو تو قبول کیا جاسکتا ہے ورنہ نہیں"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء)

۱۳۔ کسی مقامی جماعت کے مرکزی چندوں کی رقم میں سے صرف ناظر یا افسر صیغہ ہی۔ جبکہ وہ دورہ پر ہوں۔ اشد اور غیر معمولی محکمانہ ضرورت کے وقت قرض لے سکتا ہے۔ جس کی باقاعدہ رسید

دی ہوگی اور ایک ماہ کے اندر اس کو واپس کر دینا ضروری ہوگا۔ اس کے علاوہ کسی مقامی عہدہ دار کو یہ اختیار نہیں کہ کسی شخص کو خواہ ناظر (باستثنا ئے ناظر بیت المال) یا مرکز کا کوئی اور عہدہ دار ہی کیوں نہ ہو کوئی رقم کسی صورت میں بھی مرکزی چندوں میں سے دے دے۔ کسی ناظر یا افسر صیغہ کو بھی جب اس کے علاقہ کے ماتحت کوئی رقم قرض دی جائے تو ضروری ہوگا کہ فوراً اس کی اطلاع نظارت بیت المال کو بھجوائے تا اس رقم کی بروقت واپسی کی نگرانی کی جا سکے۔

۱۳- مرکزی روپیہ بھجوانے کا خرچ مثلاً فیس منی آرڈر یا بیمہ یا چیک یا ڈرافٹ کی صورت میں بنک کا کمیشن وغیرہ وغیرہ مرکزی چندوں میں سے وضع نہ کیا جائے۔ بلکہ ایسے اخراجات مقامی فنڈ سے ادا ہوں۔

۱۴- اگر بنک کے ذریعہ رقم بھجوائی جائے۔ تو
(۱) جماعت بجائے بنک ڈرافٹ بنوا کر رقم بھجوا دے اور بنک ڈرافٹ کے ساتھ اس چندہ کی تفصیل محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیج دی جائے۔
(۲) اگر چیک کے ذریعہ رقم بھجوائی جائے تو وہ رقم اس وقت تک محسوب نہیں ہو سکتی۔ جب تک صدر انجمن

احمدیہ کو اپنے بنک سے چیک کی رقم وصول ہونے کی اطلاع نہ مل جائے۔ جسے اس غرض کے لئے محاسب صاحب چیک بھیجیں گے۔ اگرچہ ہر چیک خواہ وہ کسی بنک کا ہو قبول کر لیا جاتا ہے۔ لیکن بنک کمیشن منہا کرکے باقی جو رقم وصول ہو وہی رقم چیک بھیجنے والے کی طرف سے وصول شدہ متصور ہوگی۔ چیک کی پوری رقم نہیں۔

حساب و کتاب

۱۔ چندہ جات کے حساب و کتاب کے لئے ہر مقامی جماعت میں ان رجسٹروں وغیرہ کا ہونا ضروری ہے۔ (۱) رسید بک (۲) رجسٹر روزنامچہ (۳) رجسٹر کھاتہ (۴) معائنہ بک (۵) بجٹ فائل (۶) فائل خط و کتابت۔

۲۔ رسید بکیں۔ فارم روزنامچہ و فارم کھاتہ نظارت بیت المال سے منگوا لئے جائیں۔ معائنہ بک سادہ کاغذ پر مقامی طور پر بنوا لی جائے۔

۳۔ ہر قسم کا چندہ رسید بک کے ذریعہ وصول کیا جائے اور کسی شخص سے رسید دیئے بغیر کوئی رقم وصول نہ کی جائے اور نہ ہی کوئی چندہ دینے والا باقاعدہ رسید حاصل کرنے کے بغیر کوئی رقم ادا کرے۔

۴۔ جو چندہ وصول ہو اسے ہر روز روزنامچہ میں درج کیا جائے اور وصول شدہ رقم ہی دن یا زیادہ سے زیادہ اگلے دن امین جماعت کے پاس جمع کروا کر روزنامچہ پر رسید حاصل کر لی جائے۔ اگر مقامی حالات کے لحاظ سے روزنامچہ پر رسید نہ لی جا سکتی ہو تو علیحدہ رسید حاصل کی جائے۔ اس صورت میں ان رسیدوں کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے۔

۵۔ رجسٹر کھاتہ میں تمام چندہ دہندگان کا اسم وار حساب رکھا جائے تا ہر شخص کے بجٹ وصولی اور بقایا کا پتہ لگتا رہے۔

۶۔ حساب و کتاب کے تمام کاغذات مثلاً رسید بک۔ روزنامچہ۔ کھاتہ وغیرہ میں تمام اندراجات صاف اور خوشخط ہونے چاہئیں۔ اور اگر کوئی غلط اندراج ہو جائے تو اسے مٹایا نہ جائے۔ نہ ہی مسخ کیا جائے۔ بلکہ اس غلط اندراج کو اس طرح قلمزن کیا جائے کہ وہ پڑھا جائے اور اس کے اوپر یا آس پاس جہاں مناسب جگہ ہو صحیح اندراج کر کے ساتھ ہی تصحیح کرنے والے کے دستخط ثبت کئے جائیں۔

۷۔ جو رقوم مرکز کو بھجوائی جائیں ان کے متعلق منی آرڈر، بیمہ یا رجسٹری وغیرہ کی رسیدیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی رسیدیں جنہیں کوپن کہتے ہیں۔ پوری احتیاط سے محفوظ رکھی جائیں۔ اسی طرح لوکل فنڈ کی جو رقوم مقامی طور پر خرچ ہوں

ان کی بجائے باقاعدہ رسیدیں حاصل کی جائیں۔ ان رسیدوں کو رجسٹر روزنامچہ میں چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ یا ان کے لئے علیحدہ فائل یا تھیلی بنائی جائے جس میں آڈیٹر پڑتال کنندہ ان تمام رقوم کی پڑتال کریگے۔

۸۔ اسی طرح رسید بکوں کے مثنی بھی محفوظ رکھے جائیں اور انسپکٹر بیت المال یا مقامی آڈیٹر کی پڑتال کے بعد نظارت بیت المال کو واپس بھجوا کر ان کی رسید حاصل کر لی جائے۔ ختم شدہ رسید بکوں کے لئے ضروری ہے کہ ان کی آخری رسید کی تاریخ سے ایک سال کے اندر نظارت بیت المال کو واپس کر دی جائیں۔ اگر کسی جماعت میں مقامی آڈیٹر مقرر نہ ہو اور انسپکٹر بیت المال بھی نہ پہنچا ہو تو نظارت بیت المال کو بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے۔ ہر رسید بک کے آخر پر پڑتال کنندہ کے دستخط سے یہ تصدیق درج ہونی چاہیئے کہ اس رسید بک کی تمام رسیدوں کی پڑتال کر لی گئی ہے اور حسابات میں ان رسید بک کے [illegible] درست ہیں۔

۹۔ [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] کرتے رہیں گے۔

عہدہ دار متعلقہ کا فرض ہوگا کہ اس کے مطابق اصلاح کرے۔ لیکن اگر کسی امر میں مقامی جماعت کو معائنہ کنندہ کی رائے سے اتفاق نہ ہو تو اس امر کے متعلق نظارت بیت المال سے فیصلہ کروالیا جائے۔ لیکن جب تک اس کے خلاف نظارت بیت المال کیطرف سے فیصلہ کی اطلاع موصول نہ ہو۔ معائنہ کنندہ کی رائے پر عمل کرنا ہوگا۔ ہر معائنہ کے بعد معائنہ کنندہ کی رپورٹ معہ جواب عہدہ دار مقامی کی نقول تاریخ معائنہ سے ایک ماہ کے اندر مرکز کو برائے اطلاع بھجوادی جائے۔

۱۰۔ چھوٹی جماعتوں میں رجسٹر روزنامچہ سے ہی معائنہ تک کا کام بھی لیا جاسکتا ہے۔

۱۱۔ جن جن جماعتوں میں آڈیٹر مقرر ہو اُس کا فرض ہے کہ ہر ماہ یا کم از کم ہر تین مہینوں کے بعد مقامی حسابات کی مکمل پڑتال کر کے اپنی رپورٹ کی ایک نقل مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کو دے اور ایک نقل نظارت بیت المال کو بھجوا دے۔ امیر یا پریذیڈنٹ کا بھی فرض ہے کہ وہ آڈیٹر کے اعتراضات کے جواب ایک ہفتہ کے اندر مرکز کو بھجوادیں۔

۱۲ - جن جماعتوں میں علیحدہ آڈیٹر مقرر نہیں ان جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ ہر ماہ مقامی روزنامچہ کی پڑتال کریں۔ اور جن جماعتوں میں آڈیٹر مقرر ہیں اُن جماعتوں کے اس امر کی نگرانی کریں کہ آڈیٹر باقاعدہ اپنا کام کرتا ہے اور خود بھی ہر ماہ روزنامچہ کا معائنہ کریں۔ دونوں صورتوں میں امراء اس امر کے لئے اپنی تسلی کریں کہ حسابات باقاعدہ رکھے جاتے ہیں اور مرکزی چندوں کی تمام رقوم مرکز کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ اور روزنامچہ پر اپنے دستخط ثبت کریں۔ اسی طرح اس امر کی بھی تسلی کریں کہ رجسٹر کھاتہ ہر وقت مکمل رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہی رجسٹر چندوں کے متعلق جماعت کی کارکردگی کا صحیح پیمانہ ہے۔

۱۳ - مرکز کی طرف سے انسپکٹر بیت المال کو بھی سال میں دو تین مرتبہ مالی دورہ کے لئے بھجوایا جاتا ہے۔ اور وہ جماعتوں کے حساب کتاب کی پڑتال کر کے قابلِ اصلاح امور کے متعلق اپنی معائنہ رپورٹ درج کرتے ہیں۔ عہدیداران مال اور صدر یا امراء صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وہ انسپکٹر کی رپورٹ پر پوری توجہ دیتے ہوئے ضروری امور کی تکمیل کیا کریں۔ اور بعد تکمیل مرکز میں بھی نظارت بیت المال کو اس کی اطلاع بھجواتے رہیں۔ بہت

سی جماعتیں اس ضروری بات کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دے رہیں۔

فرائض عہدیداران صیغہ مال مقامی

۱۔ عہدیداران مال یہ ہیں (۱) سیکرٹری مال (۲) محاسب (۳) محصل (۴) امین اور (۵) آڈیٹر۔
ان عہدوں میں جماعت کے افراد کی تعداد کے لحاظ سے کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ مثلاً بڑی جماعتوں میں ان عہدیداروں میں سے کسی ایک یا زیادہ عہدہ داروں کے معاون بھی مقرر ہو سکتے ہیں۔ اور چھوٹی جماعتوں میں سیکرٹری مال۔ محاسب اور محصل ایک ہی شخص کو مقرر کیا جا سکتا ہے۔ البتہ سیکرٹری مال۔ امین اور آڈیٹر کے عہدوں پر الگ الگ دوست مقرر ہوں۔ اسی طرح محاسب اور امین ہر دو عہدے کسی ایک دوست کے سپرد نہ کئے جائیں۔ لیکن امین یا آڈیٹر کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ دوسری کسی نظارت کا کام اپنے ذمہ نہ لیں۔ مثلاً پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری دعوۃ و

تبلیغ یا کسی اور نظارت کے سیکرٹری کو امین یا آڈیٹر مقرر کیا جا سکتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ جس شخص کے پاس حساب و کتاب ہو وہ امین نہ ہو۔ یعنی نقدی اور حساب و کتاب اور اُن کی پڑتال کا کام الگ الگ اشخاص کے پاس ہو۔

۲۔ سیکرٹری مال کے فرائض حسب ذیل ہیں۔ اگر سیکرٹری مال۔ محاسب اور محصل کا کام ایک ہی دوست کے سپرد ہو تو محاسب اور محصل یا ان میں سے کسی ایک عہدہ کے فرائض جیسی بھی صورت ہو سیکرٹری مال کے فرائض میں شامل سمجھے جائیں۔

(۱) اپنی جماعت کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ تیار کر کے سال شروع ہونے سے پہلے یعنی یکم مئی [illegible] کی ایک نقل نظارت بیت المال کو بھجوانا اور ایک نقل اپنے پاس محفوظ رکھنا۔ نیز جماعت کے صاحب نصاب افراد کے ذمہ زکوٰۃ کا متوقع بجٹ بنوانا بھی سیکرٹریانِ مال کی ذمہ داری ہوگی۔

(۲) مرکز اور صوبہ کی انجمن اور مقامی انجمن کی ہدایات کے مطابق تمام چندوں اور دیگر محاصل کی وصولی کا

انتظام اور نگرانی کرنا اور ان کے اضافہ کے
لئے امکانی جدوجہد کرتے رہنا۔
(۳) وصول شدہ رقم کی حفاظت کا انتظام کرنا
اور اس میں سے مرکزی چندوں کی رقم کو مرکز میں
بھجوانے کا انتظام کرنا اور اس امر کی نگرانی کرنا کہ
مرکزی رقوم بروقت اور باقاعدہ طور پر خزانہ
صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہوتی رہیں۔ اور صرف مقامی
رقوم مقامی اغراض پر خرچ ہوں۔
(۴) مقامی اخراجات کا انتظام کرنا یعنی لوکل فنڈ
(اور اگر مرکز کی طرف سے گرانٹ ملتی ہو تو مرکزی
گرانٹ سمیت تمام مقامی محاصل) کی آمد و خرچ کا
مفصل بجٹ تیار کرکے اور اسے جماعت میں پیش
کرکے منظوری حاصل کرنا اور اس کے مطابق مقامی
اخراجات کی نگرانی کرنا (مقامی آمد و خرچ کے
بجٹ کی ایک نقل نظارت بیت المال کو بھیجنی چاہیئے)
(۵) مقامی جماعت کے تمام مالی امور میں مرکز کی
حیثیت کا لحاظ اور جماعت کو مرکز کی ہدایات و
تحریکات سے باخبر رکھنا اور ان پر عمل کرانا۔
(۶) مرکز سے خط و کتابت کرنا اور مرکز کو مطلوبہ

رپورٹیں اور گوشوارے وقت پر بھجوانا۔

۲۔ محاسب کے فرائض یہ ہیں:۔

(۱) ہر قسم کی آمد مثلاً مرکزی چندہ جات۔ چندہ جات مقامی۔ آمد جائداد مقامی وغیرہ جس کا تعلق مقامی جماعت یا صوبائی انجمن یا مرکزی صدر انجمن احمدیہ سے ہو۔ اس تمام آمد .... اور اس کی ترسیل یا خرچ کا باقاعدہ اور مکمل حساب رکھنا۔ جملہ ریکارڈ متعلق حسابات محاسب کے پاس رہے گا۔ بجٹ کا فائل بھی محاسب کے پاس رہ سکتا ہے یا سیکرٹری مال کے پاس۔ لیکن مرکزی خط و کتابت کا فائل سیکرٹری مال کے پاس ہی رہے گا۔

(۲) جو رسید بکیں زیر استعمال نہ ہوں اُن کو محفوظ رکھنا۔ محصلوں کو رسید بکیں جاری کرنا۔ ختم شدہ رسید بکوں کے مثنیٰ واپس لینا اور اُن کو محفوظ رکھنا اور پڑتال ہو چکنے کے بعد مرکز کو بھجوانا۔

(۳) کھاتہ مجوزہ مرکز کو مکمل رکھنا۔

(۴) ماہوار گوشوارہ آمد و خرچ تیار کرنا اور اس کی نقل سیکرٹری مال کو دینا جس میں بقایا داروں

کی فہرست بھی شامل ہو۔

(۵) تحصیلوں سے رسید بکوں کے مطابق روپیہ وصول کرکے بعد اندراج روزنامچہ امین کو پہنچانا اور اُس سے رسید حاصل کرنا محاسب کے لئے ضروری ہے۔ کہ روپیہ جلد سے جلد امین کے پاس پہنچادے۔ ہاں اگر مقامی صورت کے لحاظ سے اسی میں سہولت ہو تو محصلان رقم براہ راست امین کو دے دیا کریں۔ اور حساب مع رسید بکیں محاسب کو۔

(۶) اپنے حسابات کمال کر کے آڈیٹر سے بروقت پڑتال کرانا اور بعد پڑتال ما ہواری گوشوارہ پر آڈیٹر کے دستخط کرانا۔

(۷) مرکز کو روپیہ روانہ کرنے کے لئے امین کو تفصیل مہیا کرنا یا امین سے روپیہ لے کر مرکز کو بھجوانا مرکزی ترسیل کے گوشوارے اور مقامی اخراجات کی رسیدوں کو محفوظ رکھنا

(۸) اگر کوئی محصل وصولی یا روپیہ وقت پر پہنچانے میں یا تحصیل شدہ روپیہ کی تفصیل دینے میں کوتاہی کرے تو اس امر کو سیکرٹری مال کے نوٹس میں لانا تا وہ

اس کی اصلاح کرے اور اگر ضرورت ہو تو مقامی انجمن میں پیش کرے۔

۴۔ محصل کے فرائض یہ ہیں:۔

(۱) اپنے حلقہ کے جملہ احمدیوں کی فہرست اور اُن کے بجٹ کے کوائف اور بقایاجات کی تفصیل اپنے پاس رکھنا۔

(۲) محاسب سے رسید بکیں حاصل کرنا اور وصول شدہ روپیہ مع حساب (یا رسید بک) محاسب کو دینا اور اُس سے رسید حاصل کرنا۔ محصل وصول شدہ روپیہ ایک رات سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھے بلکہ بہتر یہی ہے کہ ہر روز کا وصول شدہ روپیہ اُسی روز محاسب یا امین کو جیسا کہ اس مقامی انجمن میں دستور ہو پہنچا دے۔

نوٹ:۔ بڑی بڑی جماعتوں کے احباب سے بار بار چندہ کا تقاضا کرنے اور بروقت وصول کرنے کی خاطر جہاں اکیلا سیکرٹری مال یہ کام سرانجام نہ دے سکتا ہو۔ تو علیحدہ علیحدہ حصہ آبادی کے لئے حسبِ ضرورت محصل مقرر کئے جاسکتے ہیں۔ محصلوں کے انتخاب میں اس بات کو مدنظر رکھا جائے

کردہ مخلص۔ مزاج شناس اور بُردبار ہوں۔
محبت اور نرمی سے پے در پے چندہ کا مطالبہ
کرنے والے ہوں اور بار بار مطالبہ کرنے میں
نہ تھکنے والے ہوں۔ مناسب ہوگا کہ محصل کا
دائرہ کار مختصر اور محدود ہو۔ اور زیادہ سے
زیادہ پندرہ ۱۵ احباب سے چندہ کی وصولی ان
کے ذمہ لگائی جائے۔ چندہ کی وصولی میں اگر کوئی
دقت پیش آئے تو اس کے متعلق وہ سیکرٹری
مال کو رپورٹ کرکے ان سے امداد حاصل کر
سکتے ہیں۔

۵۔ امین کے فرائض یہ ہیں۔ کہ جو روپیہ محاسب یا محصل
دیں اس کو وصول کرکے اس کی رسید دینا۔
روپیہ کو محفوظ رکھنا۔ اور بروقت طلبی محاسب
یا سیکرٹری مال کو ترسیل مرکز یا مقامی اخراجات
کے لئے دینا۔ اور اُن سے رسید لینا۔ یا
خود محاسب سے تفصیل حاصل کرکے مرکزی چندوں
کی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ارسال
کرنا۔

۶۔ آڈیٹر کے فرائض :۔ (۱) حسب قواعد

صدر انجمن احمدیہ مقامی حسابات کی ہر ماہ پڑتال
کر کے جو حسابی غلطیاں ہوں انہیں معائنہ بک
میں درج کرنا یا حسب اُن کی اصلاح کرے۔

(۲) پڑتال کے بعد امیر یا پریذیڈنٹ کو مفصل
رپورٹ دینا اور اس کی ایک نقل نظارت
بیت المال کو بھجوانا۔

(۳) ماہواری گوشوارہ آمد و خرچ و فہرست
بقایاداران کی پڑتال کر کے محاسب کے حوالہ
کرنا تا سیکرٹری مال کے توسط سے مقامی
جماعت میں پیش ہو سکے۔

(۴) اگر کوئی خاص امر ایسا ہو جو جماعت کے
نوٹس میں لانا ضروری ہو تو اس کی نسبت آڈیٹر
براہِ راست امیر یا پریذیڈنٹ کو اطلاع
دے سکتا ہے۔

حرفِ آخر

مالی قربانیوں کے متعلق احباب جماعت اور عہدے
داران مال کی ذمہ داریوں کے متعلق مندرجہ بالا بیان

سے یہ معلوم ہو سکے گا کہ جس مقصد کے لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دُنیا میں مبعوث ہوئے۔ اسے فی الحقیقت حاصل کرنے کے لئے ہمیں کس قدر ہمت۔ کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اور جماعتی نظام کے ماتحت ہمیں مسلسل قربانی اور اخلاص کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا ہے۔ یہ امر بھی کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے کہ جو دوست ابتلاؤں اور آزمائش کے اس دور میں پورے استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھ خدماتِ دینیہ بجا لاتے رہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار فضلوں اور انعامات کے دروازے کھول دیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ "الوصیت" میں اپنی جماعت کو بشارت دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور ہر یک طرف سے اس کی

ست خیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت
ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا
کی بات پر ایمان رکھے۔ اور ہ
درمیان میں آنے والے ابتلاؤں
سے نہ ڈرے۔ کیوں کہ ابتلاؤں
کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری
آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوے
بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے
وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے
گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں
کرے گا اور بدبختی اُسے جہنم تک
پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو
اُس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ
سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے
ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے
اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور
قومیں اُن پر ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔
اور دنیا اُن سے سخت کراہت سے

پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب
ہوں گے اور برکتوں کے دروازے
اُن پر کھولے جائیں گے۔"

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے
موقعہ پر ارشاد فرمایا:۔

"یہ خدا کی سُنت ہے جس میں آج
تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور
نہ ہی ہو سکتی ہے کہ جب کسی نبی
کی جماعت دُنیا میں کمزور ہوتی
ہے تو اُسے خطرناک مصائب
میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اِسے چکّی
کے دو پاٹوں میں پیسا جاتا ہے۔
تب اس موت کے بعد اسے
ابدی اور دائمی حیات ملتی ہے
کیونکہ ابدی حیات وہی ہے۔ جو
موت کے بعد ملے۔ پس جو شخص
چاہتا ہے کہ اسے ابدی زندگی
ملے اس کے لئے ضروری ہے کہ

وہ موت کو قبول کرے۔ جب تک منہاجِ نبوت کے مطابق تم اپنی زندگی کو نہیں بدلوگے اس وقت تک قربانی کی توفیق نہیں پا سکتے۔"

ان ارشادات کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنے صحیح مقام کو پہچانے اور اُس کے مطابق اپنی قربانیوں کا اعلیٰ معیار پیش کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا بنے۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ اسلام ایک ایک بے کسی کی حالت میں ہے اسلام کے روحانی غلبہ اور سربلندی کے لئے مالی قربانیوں کو ایک اہم حیثیت حاصل ہے۔ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنے اور تنگی وارد کرتے ہوئے بھی قربانی کے لئے آگے بڑھے اور اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دے کہ وہ درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم کرنے والا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے تمام مردوں اور عورتوں کو حسبِ توفیق زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں

کی سعادت بخشے ۔ اور تمام مخلصین جماعت کو فرض شناسی کے پورے احساس کے ساتھ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی توفیق بخشے ۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ پر عائد کی گئی ہے ۔

آمین یا ارحم الراحمین ۔

والسلام :-

خاکسار (شیخ) عبد الحمید عاجز

ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ

قادیان